REGD. NO. P. 67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

# بدر

قادیان

جلد ۱۹ | شمارہ ۲۷

ایڈیٹر:-
محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:-
خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

THE WEEKLY BADR
QADIAN.

## اخبار احمدیہ

قادیان ۳۰ر احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۴ر احسان کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ حضور کی حرم محترمہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ثم الحمدللہ۔

☆—— محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشان کرام قادیان بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ چند روز سے قادیان اور اس کے مضافات میں شدید گرمی اور حبس کی کیفیت چل رہی تھی۔ رات سے باران رحمت کا نزول ہونا شروع ہوا اور اب موسم قدرے خوشگوار ہے۔

☆—— محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال تاحال پاکستان سے واپس تشریف نہیں لائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس قادیان لائے آمین ؛

۲۷ر ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ | ۲ر وفا ۱۳۴۹ ہش | ۲ر جولائی ۱۹۷۰ء

### خاص خدائی تحریک کے ماتحت مغربی افریقہ میں نئے سکول اور طبی مراکز کھولنے کیلئے

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے قیام کا اعلان

## مخلصین جماعت کو اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور ایک خاص سکیم کے ماتحت مالی قربانیاں پیش کرنے کی تحریک

### "خدا تعالیٰ نے بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا ہے کہ تو میرے دین کی عظمت کیلئے اس جماعت سے قربانیاں مانگ اور وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیاں دیگی"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ر ماہ احسان ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۲ر جون ۱۹۷۰ء مسجد مبارک ربوہ میں ایک معرکۃ الآراء خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے (جو پونے دو گھنٹے تک جاری رہا) خاص خدائی تحریک کے ماتحت مغربی افریقہ میں نئے سکول اور طبی امداد کے نئے مراکز کھولنے کے لئے **"نصرت جہاں ریزرو فنڈ"** کے قیام کا اعلان فرمایا ہے اور مخلصین جماعت کو اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور ایک خاص سکیم کے ماتحت مالی قربانیاں پیش کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"مخلصین جماعت کے لئے میں نے یہ سکیم اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت بنائی ہے اور اس یقین کے ساتھ کر رہا ہوں کہ آپ انشاء اللہ تعالیٰ قربانی دیں گے۔ اس لئے کہ اس خدا نے جو ہمیں قربانیاں پیش کرنے کے لئے کہتا ہے اور پھر خود ہی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ ڈالا ہے کہ تو میرے لئے، میرے دین کی عظمت کے قیام کے لئے، محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار کو دلوں میں قائم کرنے کے لئے اس جماعت سے قربانیاں مانگ اور وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیاں دیگی۔ دوسرے ملکوں میں اسلام کی سربلندی کے لئے ہمیں ہر جگہ قربانیاں دینی پڑیں گی۔ اب چلنے کا وقت نہیں رہا۔ اب دوڑنے کا وقت آگیا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اس سلسلہ میں بہت سے کام ہمیں ہر جگہ کرنے ہیں۔ اور ان پر روپیہ خرچ کرنا ہے۔ مثلاً کتابیں شائع کرنی ہیں۔ اسی طرح اور دوسرے کام ہیں، جو انجام پائیں گے۔ اور ان پر روپیہ خرچ ہوگا۔ اس لئے:-

(۱) احمدی جماعتوں میں سے مجھے دو سَو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو پانچ ہزار روپیہ فی کس یا اس سے زائد جتنی خدا انہیں توفیق دے، اس فنڈ میں ادا کرنے کا وعدہ کریں۔ اس میں سے ہر وعدہ کنندہ دوست کو دو ہزار روپیہ فوری طور پر (جس سے میری مراد زیادہ سے زیادہ اس سال نومبر تک ہے) ادا کرنا ہوگا۔ باقی تین ہزار کی رقم وہ اپنی سہولت کے مطابق تین سال کے اندر ادا کرسکیں گے۔

(۲) اسی طرح مجھے دو سَو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو کم از کم دو ہزار روپیہ فی کس ادا کرنے کا وعدہ کریں۔ اس میں سے انہیں ایک ہزار روپیہ فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ نومبر تک ادا کرنا ہوگا۔ باقی ایک ہزار روپیہ آئندہ تین سال میں اپنی سہولت کے مطابق ادا کریں گے۔

(۳) اس کے علاوہ مجھے ایک ہزار ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو کم از کم پانچسو روپیہ فی کس ادا کرنے کا وعدہ کریں۔ ان میں سے انہیں دو سو روپے فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ نومبر تک ادا کرنے ہوں گے۔ باقی وہ تین سو روپے آئندہ تین سال میں ادا کریں گے۔

(۴) ان چودہ سَو وعدہ کنندگان کے علاوہ جو احباب پانچ سو روپے سے کم رقم دینا چاہیں اُن سے وعدے نہیں لئے جائیں گے البتہ وہ حسب توفیق رقم ادا کرسکیں گے۔ اس غرض کے ماتحت خزانہ صدر انجمن احمدیہ

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہیں "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے نام سے الگ الگ مدکھول دی گئی ہے وہ جو رقم بھی حسب توفیق دینا چاہیں براہِ راست اس مد میں جمع کرا دیں۔ اور جُوں جُوں خدا توفیق دیتا جائے وہ اس مد میں رقم جمع کرواتے جائیں۔ اور خزانہ سے رسید حاصل کرتے رہیں۔ لیکن ساتھ کے ساتھ مجھے بھی ضرور اطلاع دیں تاکہ میں اُن کے لیئے دُعا کروں کہ خدا ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔

اس لحاظ سے ایک دفتر پانچ ہزار یا اس سے زائد رقم ادا کرنے والوں کا ہوگا۔ دوسرا دفتر دو ہزار سے ۴۹۹۹ روپے تک رقم ادا کرنے والوں کا ہوگا۔ تیسرا دفتر -/۵۰۰ روپے سے -/۱۹۹۹ روپے ادا کرنے والوں کا ہوگا۔

چوتھا دفتر یا زُمرہ ان لوگوں کا ہوگا جو پانچسو روپے سے کم رقم ادا کریں گے ان سے وعدہ نہیں لیا جائے گا۔ وہ براہِ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں رقم جمع کرائیں گے۔ سو گویا پہلے تین دفتروں کی طرح تو کاغذوں میں اس دفتر کا وجود نہیں ہوگا۔ البتہ ایسے احباب کی طرف سے جمع ہونے والی رقوم کو اس مد میں محسوب ضرور کیا جائے گا۔ انہیں چاہیئے کہ جب بھی وہ اس مد میں کوئی رقم جمع کرائیں تو اس کی اطلاع مجھے ضرور دیں۔ تاکہ میں ان کے لئے دُعا کروں اور ان کے لیئے بھی اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا طالب ہوں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

## فتح کا نقارہ بج گیا

(تذکرہ صـ۱۱۲)

افریقہ میں احمدیت کی فتح کا نقارہ بج گیا ہے۔ آؤ! ہم اپنے پیارے امام ایدہُ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے احسان عظیم کا بدلہ چکا ئیں۔

## میری فتح ہوئی۔ میرا غلبہ ہُوا

(تذکرہ صـ۶۲۲)

آپ بہت ہی خوش نصیب ہیں جن کو خلافتِ ثالثہ کے مبارک عہد کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اس عہد میں احمدیت کی فتحِ عظیم اور اس کا غلبہ مقدر ہے اور اسی فتح اور غلبہ کے لئے وہ مقدس وجود جس کو خدا خود مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ "میں تجھ سے محبّت کرتا ہوں" آپ سب کو دینِ اسلام کی خدمت کے لئے بُلا رہا ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ ہر مخلص احمدی اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے گا۔ اِس لئے کہ خدا نے اپنے محبوب خلیفہ کے دل میں یہ ڈالا ہے کہ:—

## "وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہُوئے قربانیاں دینگے"

جس محبت بھرے الفاظ میں حضور نے جماعت کو مخاطب فرمایا ہے اس کے بعد کسی تحریک کی ضرورت نہیں۔ ہر مخلص احمدی جس نے افریقہ کے دَورہ کے ایمان افروز حالات سُنے ہیں وہ پہلے ہی سے قُربانی کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ اس کا نظارہ ہمیں خود قادیان میں دیکھنے میں آیا ہے۔ درویشانِ قادیان اپنے نامساعد حالات کے باوجود اس مقدس تحریک میں حصّہ لینے کے لئے بے چین تھے۔ بلکہ حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی و ناظرِ اعلےٰ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب۔ مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب آڑھتی۔ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر۔ مکرم افتخار احمد صاحب اشرف نے نقد ادائیگی بھی فرما دی ہے۔ اِسی طرح جیسے ہی اِس تحریک میں حصّہ لینے کی اجازت کی اطلاع ملی گئی درویشان نے اپنی طاقت کے مطابق اِس میں حصّہ لینا شروع کر دیا۔ چنانچہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ وکیل المال نے بھی دفاتر کے کھلتے ہی ادائیگی کا وعدہ فرمایا۔

پس حقیقت یہ ہے کہ اِس تحریک کے اعلان کے ساتھ ہی فرشتوں کا نزول بھی شروع ہو گیا ہے۔ ہر دل میں اِس کے لئے قربانی کا ایک خاص جوش پیدا ہے۔ اسلئے احبابِ جماعت "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں بذریعہ تار بھی اپنے وعدے اور رقوم بھجوا سکتے ہیں۔ تا ان کا نام ہندوستان کے اُن خوش قسمت اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں آجائے جن کی فہرست بہت جلد حضور ایدہُ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے۔ جملہ عہدیداران وفود کی صورت میں اِس مقدس تحریک کے لئے اپنے گھروں سے نکل پڑیں پھر دیکھیں اللہ تعالےٰ کس طرح اُن کی مدد کرتا ہے۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

## جماعت کی ترقی سے متعلق ایک پیشگوئی

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسّلام

" اصل یہ ہے کہ جو بیج اچھی طرح بویا جاوے اور وقت پر بارش بھی ہو وہ دیکھتے ہی دیکھتے نشو ونما پاتا اور ترقی کرتا ہے۔ دلوں کا کھینچنا اور قائم رکھنا یہ خدا کا کام ہے۔ ان مخالفوں کو اگر اب ابوسفیان کی طرح نظارہ کرایا جائے تو حیران ہو جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو اپنی فوج دکھائی اور عباس کو کہا کہ ان کے پاس ٹھیر کر دکھاؤ اور جب اس نے وہ نظارہ کیا تو اس نے کہا کہ تیرا بھتیجا بڑا بادشاہ ہو گیا ہے۔ مگر اس کو جواب دیا گیا کہ بادشاہی نہیں نبوّت ہے۔

براہین احمدیہ کے زمانہ پر غور کیا جاوے۔ جب وہ چھپ رہی تھی۔ اب تو نہیں بنائی گئی۔ اس وقت کے الہامات اس میں درج ہیں۔ جو انگریزی میں بھی ہیں اور عربی میں بھی۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح وانتھیٰ امر الزمان الینا الیس ھذا بالحق۔ ایک مخلوق ہماری طرف رجوع کرے گی تو کہا جائے گا۔ الیس ھذا بالحق۔ وانتھیٰ امر الزمان الینا عربی میں بڑا عجیب فقرہ ہے کہ زمانہ کا رجُوع ہماری طرف ہو گا۔ اور آخری فیصلہ ہمارے ہی حق میں ہو گا۔ غرض بڑی بڑی پیشگوئیاں ہیں جیسے یہ کہ

### بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض ملوک کو بھی اس طرف توجہ ہوگی اور ان میں بھی اِس سلسلہ کی اشاعت ہوگی۔ ملوک اور رؤسا کے کان حق کے سُننے سے بہرے ہوتے ہیں۔ نہ خود اُن کو عادت ہوتی ہے اور نہ ان کے پاس والے ایسے ہوتے ہیں۔ اُن کے مصاحب اور پاس رہنے والے بدوضع لوگ ہوتے ہیں اسلئے وہ اپنی سدِ دُنیا کا باعث سمجھتے ہیں اگر وہ دین کی طرف توجہ کریں۔ مگر خدا تعالےٰ نے مجھے فرمایا کہ **بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے**۔ یہ برکت ڈھونڈنے والے بیعت میں داخل ہوں گے۔ اور اُن کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اس قوم کی ہو گی۔

پھر مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھائے بھی گئے۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور چھ سات سے کم نہ تھے۔ اصل یہ ہے کہ خدا کے کام تدریجی ہوتے ہیں۔ جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کی گلیوں میں تکلیف اُٹھاتے پھرتے تھے اس وقت کون خیال کر سکتا تھا کہ اس شخص کا مذہب دُنیا میں پھیل جائے گا۔

علم خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کو نہیں ہوتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علم کا دائرہ بھی اشاعتِ اسلام کے متعلق اتنا نہ تھا جتنا اب ہے۔ وہ تو یقین کرتے تھے کہ ہم فتح پائیں گے۔ میرا مذہب تو یہ ہے۔ خدا تعالیٰ ہی علیم وخبیر ہے۔ ضروری نہیں کہ پیغمبروں پر بھی تفصیلی حالات ظاہر کئے جائیں۔ وہ جتنا علم چاہتا ہے دیتا ہے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم اگر اس وقت آئیں تو اسلام کی اس قدر وسیع اشاعت اور ترقی کو دیکھ کر حیران ہو جائیں۔"

(رُوحانی خزائن نمبر۲ جلد سوم صفحہ ۴۳۹ تا ۴۴۱)

مجلس علم وعرفان

## مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں نئے سکول اور طبی مراکز کھولنے کے لئے

# نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک

## یہ تحریک اللہ تعالیٰ کے منشا کے ماتحت کی جا رہی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوگی

## آپ بھی دعا کریں میں بھی دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر سی قربانی کو قبول فرمائے (آمین)

ربوہ ۔ ۹ر احسان (جون) ۱۳۴۹ ہش ۔ بعد نماز مغرب سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں مجلس علم وعرفان میں رونق افروز ہو کر جو تقریر ارشاد فرمائی اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے

ہندوستانی جماعتوں کے احباب اس بارہ میں اسی پرچہ میں دوسری جگہ نظارت بیت المال آمد کا اعلان ملاحظہ فرمادیں ——— ایڈیٹر

فرمایا :- میں اس وقت زیادہ دیر تک نہیں بیٹھ سکتا تاہم اس وقت میں سب سے پہلے اس کمیٹی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو میں نے نائیجیریا میں بنائی تھی اور جس کے ذمہ یہ کام تھا کہ وہ سکیم تیار کرے

### ۱۶ نئے ہائی سکول اور طبی امداد کے مراکز

کھولنے کے لئے ۔ طبی امداد کے مراکز کو وہاں ہیلتھ کلینک یا ہیلتھ سنٹر کہتے ہیں ۔ ان کو میں نے کہا کہ افریقہ چھوڑنے سے قبل اس کمیٹی کی پہلی رپورٹ مجھے ملنی چاہیئے ۔ یعنی افریقہ کے براعظم میں مجھے پہلی رپورٹ ملنی چاہیئے ۔ سر جوڑ کر نقشہ دیکھو ۔ جگہوں کا انتخاب کرو ۔ کہاں کہاں یہ سکول اور طبی مراکز کھولنے ہیں ۔ اور آگے پھر تیاری ۔ کتنے پیسے چاہئیں وغیرہ

جس دن میں نے یہ کمیٹی بنائی اس سے اگلے روز اتفاقاً (میری عادت نہیں) ٹرانسسٹر آن کیا ۔ خبروں کا وقت تھا ۔ میں نے سمجھا شاید کوئی خبر میری دلچسپی کا باعث ہو ۔ نائیجیریا کی

### نئے دستور کے مطابق

۱۲ اسٹیٹس ہیں ۔ ہر سٹیٹ کے گورنر ہیں ۔ شمالی نائیجیریا مسلمانوں کا علاقہ ہے جہاں پچھلی صدی کے مجدد یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے جو صدی کے سر پر بہت سے مجدد پیدا ہوئے ان میں سے ایک نائیجیریا کے شمال میں عثمان بن فودیو (جن کا ذکر میں پہلے بھی کر چکا ہوں) پیدا ہوئے تھے ۔ کانو بھی ان کا علاقہ ہے ۔ ان کو اپنے مخالفین سے جنگ لڑنی پڑی تھی ۔ جب وہ فاتح ہوئے تو کانو کا علاقہ ان کے ایک لڑکے سلیمان کو ملا تھا ۔ انہی کی نسل اب وہاں آباد ہے ۔ اور سکوتو کا علاقہ یا سٹیٹ جو نارتھ ویسٹ میں ہے وہ ان کے بیٹے کو ملا تھا

جو بعد میں ان کے خلیفہ بنے اور جن کا نام محمد بن عثمان بن فودیو تھا ۔ سکوتو میں ان کی نسل آباد ہے ۔ وہ سلطان آف سکوتو کہلاتے ہیں اور یہ امیر آف کانو کہلاتے ہیں کیونکہ یہ سارا علاقہ مسلمانوں کا ہے انہوں نے احمدیت کا کافی مقابلہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ۔ کانو میں خدا کے فضل سے اچھی خاصی جماعت پیدا ہو گئی ہے ۔ وہاں ہمارا ایک ہیلتھ سنٹر بھی ہے جہاں ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کام کر رہے ہیں ۔ اور

### یہ ہیلتھ سنٹر وہاں اتنا مقبول ہے

کہ انہوں نے بتایا کہ وہاں کے وزیر کو اگر طبی امداد کی ضرورت ہو تو وہ گورنمنٹ کے ہسپتال میں جانے کی بجائے (جہاں اسے ہزار قسم کی سہولتیں مل سکتی ہیں ۔ کیونکہ وزیر ہے) ہمارے کلینک میں آتا ہے ۔ بعض لوگوں نے اسے کہا بھی کہ تم یہ کیا کرتے ہو ۔ اس نے کہا مجھے یہاں زیادہ سہولت ملتی ہے ۔ یہاں زیادہ اچھی طرح سے مریض کا علاج کیا جاتا ہے ۔ غرض وہاں بڑا اثر و رسوخ پیدا ہو گیا ہے ۔ لیکن سکوتو سٹیٹ ابھی تک احمدیت کا مقابلہ کر رہی ہے ۔ سکوتو کے گورنر کیبنٹ کی میٹنگ میں شمولیت کیلئے لیگوس آئے تھے ۔ لیگوس سے سکوتو کی سٹیٹ تقریباً آٹھ سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے انہوں نے ائیرپورٹ پر صحافیوں کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ کہا کہ میری سٹیٹ میں تعلیمی محاذ پر ایمرجنسی ہے اور میں نے یہ ایمرجنسی Declare (ڈیکلیئر) کر دی ہے ۔ اور اپنے تمام Resources (ری سورسز) اکٹھے کر رہا ہوں ۔ مجھے امید ہے کہ عوام میرے ساتھ تعاون کریں گے ۔ یہ خبر جب میں نے سنی اس سے ایک دن پہلے میں نے کمیٹی مقرر کی

کی تھی ۔ چنانچہ میں نے ایک نائیجیرین احمدی کو جن کے متعلق آپ پڑھ چکے ہیں کہا کہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ہم جماعت میں شامل ہو گئے اس نے چوبیس گھنٹے کا انتظار بھی نہیں کیا ۔ اسی وقت فارم کی تلاش کی اور ایک دو گھنٹے کے اندر ہی بیعت فارم پر کیا ۔ ان کا قصہ یہ ہے کہ وہ چار سال سے

### احمدیت کا مطالعہ

کر رہے تھے لیکن بیعت فارم پر کرنے کیلئے تیار نہیں تھے ۔ وہ اچھے عہدیدار ہیں کیبنٹ سیکرٹریٹ میں ڈپٹی سیکرٹری ہیں ۔ قریباً دو ہزار روپے تنخواہ لے رہے ہیں ۔ غرض احمدیت کا مطالعہ بھی کیا ہوا تھا ۔ انہوں نے میرے ساتھ پیار کا بڑا اظہار کیا ۔ ہر وقت اپنی کار لے کر آتے تھے اور مجھے کہتے

### حجاب بھی محسوس ہوا

کہ احمدی نہیں نہیں ۔ احمدی ہوتے تھے جو اپنی موٹر کاریں لے کر آ جاتے ہیں اور کاروں کی ہمارے پاس کمی بھی نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ۔ مجھے حجاب تھا کہ ان کی کاریں کیوں بھیجوں لیکن وہ کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ دوسری کاریں ڈرائیور چلاتے ہیں اور مجھے ڈرائیوروں پر اعتبار نہیں ۔ اس لئے آ جاتا ہوں کہ آپ کا قابل اعتبار ڈرائیور ہونا چاہیئے ۔ خیر وہ چونکہ کار چلاتے تھے ۔ دو تین دن تک میں اپنی عادت کے مطابق ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا ۔ پھر ایک بات احمدیت کے متعلق ان کے کان میں ڈال دیتا ۔ کبھی کوئی نظارہ ایسا دیکھوں جہاں اللہ تعالیٰ کی شان نظر آئے تو وہ ان کو کہوں ۔ چنانچہ تین دن کے بعد ہم نے محسوس کیا کہ اب یہ تیار ہیں ۔ تو ہم نے ان

### ایک پیارا شعر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی ایک تقریر میں ایک پیاری سی عربی نظم کا ذکر فرمایا ہے جسے مغربی افریقہ کے بچوں نے ایک مجلس میں سنایا اس کا ایک شعر حضور نے اس طرح بیان فرمایا :-

یا ابن آدم المال مالی     والجنۃ جنتی وانتم عیالی

یا عیالی اشتروا جنتی بمالی

اس عربی شعر کا محترم تنویر صاحب ایڈیٹر الفضل نے اردو ترجمہ حسب ذیل رباعی میں اس طرح پیش کیا ہے :-

نوعِ بشر اٹھو مری رحمت خرید لو
دولت ہے جس سے بیچ وہ نعمت خرید لو
ہر مال میرا مال ہے جنت بھی ہے مری
میرے ہی مال سے مری جنت خرید لو

( بدر )

کا نام ہے۔ میں نے کہا وزیری! تم سورج غروب ہونے سے قبل احمدیت میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ وہ احمدی ہو گئے۔ دو دن کے بعد ان کی بیوی ملیں تو میں نے ان سے کہا کہ

## "تم سورج غروب ہونے سے قبل احمدیت میں داخل ہو جاؤ"

میں تمہیں اس لئے نہیں کہہ سکتا کہ سورج غروب ہونے میں نصف گھنٹہ باقی ہے۔ اور نصف گھنٹے میں تمہیں بیعت فارم نہیں مل سکتا۔ اس لئے میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ

Before the sun sets

یعنی سورج کے غروب ہونے سے پہلے تم احمدیت میں داخل ہو بلکہ تمہیں میں یہ کہتا ہوں کہ چوبیس گھنٹے کے اندر داخل ہو۔ چنانچہ اگلے دن صبح اس نے بیعت کر لی۔ اور اس طرح سارا خاندان احمدی ہو گیا۔

انہی وزیری صاحب کو میں نے بھیجا کہ جا کر گورنر سے ملو اور

## میری طرف سے اسے یہ پیشکش کرو

کہ ہم فوری طور پر تمہاری سٹیٹ میں چار سکول کھولنے کے لئے تیار ہیں۔ دو لڑکیوں کے اور دو لڑکوں کے۔ لیکن تمہارے تعاون کے بغیر یہ ہو نہیں سکتا۔ اور تم سے ہم صرف دو چیزوں کا تعاون چاہتے ہیں۔ ایک ہمیں زمین دو کیونکہ ہم باہر سے زمین نہیں لا سکتے تم ہی زمین دو گے تو سکول قائم ہو گا۔ اور دوسرے تم ہمارے اساتذہ کو (Entry permit انٹری پرمٹ) دو۔ اس کے بغیر وہ تمہاری سٹیٹ میں آ نہیں سکتے۔ چنانچہ اس پیشکش کو سن کر وہ بہت خوش ہوا۔ معلوم ہوتا ہے اس کے دل میں

## اس بات کا بڑا احساس ہے

کہ اس کے علاقے کے مسلمان تعلیمی لحاظ سے بہت پیچھے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ نارتھ جو احمدیت کا مقابلہ کر رہا ہے اس کے اندر عیسائی گھس گئے ہیں گو ابھی ابتدا ہے۔

پھر ... وہ کہنے لگا کہ میں آپ سے ہر قسم کا تعاون کروں گا۔ اور میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے سکو تو ... لوگوں کا دل جیت لیا تو سارا اسلم نارتھ ... ہو جائے گا کیونکہ

## یہ علاقہ ... ڈوبوسے چھوٹا سا مرکز ہے

... نے کہا کہ ... کوئی ... روائی ... لئے آپ ... مجھے دے دیں۔

میں وہاں یہ کرتا رہا ہوں کہ کام ان پر نہیں چھوڑا۔ بلکہ جو کام کرنا ہوتا تھا وہ اپنے سامنے کروا تا تھا۔ اسی رات کو میں نے خط ڈرافٹ کروایا۔ اپنی تسلی کر لی۔ دیکھ لیا اور جو تبدیلیاں کرنی تھیں وہ کروا دیں۔ اور پھر ان کو دے دیا کہ یہ خط بھیج دو۔ جب وہ خط گیا تو بڑا اچھا جواب آیا۔ اس کی نقل بھی مجھے وہیں پہنچ گئی تھی۔ دوسرے اس نے ان کو بعد میں یہ اطلاع دی کہ اس نے اپنے لینڈ ڈیپارٹمنٹ Land Department کو جس کا تعلق زمین کے دینے دلانے سے ہے یہ حکم دیا ہے کہ ان کی جتنی ضرورت ہے جہاں ان کو ضرورت ہے ان کے لئے زمین کا فوری انتظام کرو۔ اور تعلیمی محکمہ کو کہا کہ یہ انتظار نہ کرو کہ یہ خط لکھ کر فارم منگوائیں گے بلکہ جو فارم پُر کرنے ضروری ہیں وہ خود ہی ان کو بھیج دو۔ پس (انشاء اللہ) جلد کام ہو رہا ہے۔ نائیجیریا میں دورہ کی ابتداء تھی اتنے ہی وسائل تھے جو دل میں خیال آیا وہ کر دیا اسی طرح ہم دورہ کرتے چلے گئے

## پانچواں ملک گیمبیا تھا

ہم لائبیریا سے سیرالیون جو اس کے ساتھ ملتا ہے اس لئے نہیں ٹھہرے تھے کہ وہاں سے ہم نے ہوائی جہاز لینا تھا واپس سپین آنے کے لئے۔ پس اگر وہاں ٹھہرتے پھر گیمبیا جاتے پھر یہاں واپس آتے تو تکلیف ہوتی تھی ہمیں بھی اور دوستوں کو بھی۔ اس لئے پروگرام یہ بنایا کہ لائبیریا سے ہم سیدھے گیمبیا چلے جائیں گے۔ جہاز ویسے وہاں ٹھہرتا ہے۔ کچھ دوست ایئرپورٹ پر آئے ہوئے تھے۔ چیف گوما لنگا صاحب ہمارے پریذیڈنٹ جماعت بھی آئے ہوئے تھے۔ ۳۰۔۴۰ منٹ ایروڈرام پر مل جاتے ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ پھر ہم گیمبیا چلے گئے۔

جب میں گیمبیا میں تھا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے زور سے یہ تحریک ہوئی کہ یہ وقت ہے کہ کم سے کم ایک لاکھ پونڈ فوری طور پر یہاں invest کیا جائے۔ پھر سیرالیون میں اپنے کام کئے اور جب میں لندن واپس واپس آیا میں نے جمعہ میں (میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ فضل عمر فاؤنڈیشن میں انگلستان کی جماعتوں نے تین سال

## اکیس ۲۱ ہزار پونڈ چندہ دیا تھا

یہ بڑی رقم ہے۔ چھوٹی سی جماعت ہے۔ اور اس کے لئے مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بھی تحریک کرتے رہے اور امام رفیق صاحب نے بھی بڑا زور لگایا اور شیخ مبارک احمد صاحب بھی وہاں مہینہ ڈیڑھ مہینہ رہ کر آئے۔ اور پھر تین سال میں ۲۱ ہزار پونڈ جمع ہوئے) دوستوں

کو بتایا کہ گیمبیا میں مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء معلوم ہوا ہے کہ

## کم سے کم ایک لاکھ پونڈ یہاں خرچ کرو۔

یہ وقت ہے پس میں اپیل کرتا ہوں کہ دو سو مخلصین مجھے ایسے چاہئیں جو ایک سو پونڈ فی کس دیں۔ اور اس کے علاوہ میں نے بچوں کے لئے ایک مہینہ میں ایک پونڈ اور ۳ سال میں ۳۶ پونڈ مقرر کئے لیکن پہلے بارہ پونڈ فوری طور پر ادا کرنے کو کہا۔ میں نے انہیں یہ بھی کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ انگلستان چھوڑنے سے قبل اس مد میں دس ہزار پونڈ کیش ہو تا کہ مجھے تسلی ہو جائے۔ میں نے انہیں یہ کہا کہ یہ تو اب نہیں ہو سکتا کہ ازراہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہ منشاء ہے۔ میں لوگوں سے وعدے بھی کرا آیا ہوں) دو ہفتے کے بعد اگر نائیجیریا کہے کہ ہمیں دو ہزار پونڈ چاہئیں کیونکہ کام شروع کرنا ہے اور میں یہ کہوں کہ

## انا الغنی وامو الی المواعید

کہ میں بڑا امیر ہوں اور وعدے جو ہیں وہ میری امارت اور دولت ہیں۔ پس یہ تو نہیں ہو سکتا اس لئے مجھے تسلی ہونی چاہئے کہ فوری طور پر کام شروع کرنے کے لئے دس ہزار پونڈ موجود ہے۔ اور یہ رقم ان بارہ تیرہ دنوں کے اندر جمع ہو جانی چاہئے۔ امام رفیق وغیرہ کا خیال تھا کہ یہ بالکل ناممکن بات میں نے کر دی ہے میں نے ان کو ایک بات اور کہی۔ اور وہ آپ کو بھی بڑے زور سے کہنا چاہتا ہوں میں نے انہیں کہا کہ مجھے یہ فکر نہیں کہ یہ رقم کہاں سے آئے گی۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ خرچ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور دے گا۔ یہ رقم بہرحال مجھے ملے گی

## مجھے کوئی فکر نہیں

وہاں مجھے اب فوری طور پر تیس ۳۰ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور اساتذہ اس کے علاوہ ہیں میں نے کہا کہ یہ بھی مجھے فکر نہیں کہ یہ رضاکار واقفین ملیں گے یا نہیں ملیں گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ یہاں کام کیا جائے۔ جس چیز کی مجھے فکر ہے اور آپ کو بھی ہونی چاہئے وہ یہ ہے کہ محض خدا کے حضور مال کی قربانی پیش کر دینا کوئی چیز نہیں۔ جب تک وہ مقبول نہ ہو۔ اس واسطے آپ بھی دعا کریں اور میں بھی دعا کروں گا کہ یہ سعی مشکور ہو۔ اللہ تعالیٰ اس حقیری قربانی کو قبول فرمائے۔

اس سلسلہ میں ایک چھوٹی سی بات اور بتا دیتا ہوں۔ وہاں

## ایک عربی کی نظم سنائی گئی تھی

وہ شاید کسی رپورٹ میں بھی آئی ہے۔ الہلال نے خود بنائی ہے بڑی پیاری نظم ہے۔ وہاں بچوں نے کورس کے طور پر عربی میں پڑھی تھی اس کا ایک شعر مجھے یاد آ گیا۔ بہت ہی پیاری نظم ہے۔ اللہ تعالیٰ مخاطب کرتا ہے ابناء آدم کو کہ

یا ابن آدم المال مالی
والجنۃ جنتی وانتم عبادی
یا عبادی اشتروا جنتی بمالی

## بڑی پیاری نظم ہے

اور اسے پڑھنے والے بچے تھے۔ بہت ہی لطف آیا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ مال بھی اس کا۔ جنت بھی اس کی۔ اور احسان اس کا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جو میرا مال ہے اسے خرچ کر کے میری جنت کو خرید لو۔

پس میں نے ان کو کہا کہ یہ دعائیں کرو میں بھی دعائیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس قربانی کو قبول کرے۔ مال بھی آنا ہے اور آدمی بھی آنے ہیں۔ مجھے اس کی فکر نہیں۔ اس کے بعد میں بیٹھ گیا تو

## مسجد میں ہی سترہ ہزار پونڈ کے وعدے ہو گئے

پھر چوہدری صاحب نے مجھے کہا کہ بہت سے دوست جو باہر سے آنے والے ہیں وہ جمعہ میں نہیں پہنچ سکے کیونکہ کام کا دن ہے۔ اتوار کو ان میں سے بہت سے نئے آدمی ہوں گے اس لئے آپ ان کو اتوار کے دن خطاب کریں۔ چنانچہ وہاں بھی میں نے آدھے گھنٹے کی مختصر تقریر کی۔ اور دس ہزار پونڈ کے وعدے وہاں ہو گئے۔ اور جس وقت میں سپین گیا ہوں تو ڈھائی ہزار پونڈ ان کے پاس کیش جمع ہو گیا تھا۔ لیکن ابھی وہ امانت نہیں کھلی تھی وہ مسجد کے فنڈ میں جمع ہو رہا تھا۔ ان سے میں نے کہا کہ میں نے اس طرح نہیں جانا۔ اس کا

## "نصرت جہاں ریزرو فنڈ"

نام رکھا ہے۔ ایک ایک پیسہ اس فنڈ میں ہونا چاہئے۔ امانت کھولیں اور وہاں ساری رقم ٹرانسفر کروائیں۔

پھر ہم سپین چلے گئے۔ وہاں سے بھی پتہ چلتے رہے۔ جب واپس آئے تو چھ ساڑھے چھ ہزار پونڈ کیش جمع ہو گیا تھا۔ کچھ اور وعدے ہو گئے تھے۔ شاید یہ رقم ۳۲ ہزار پونڈ تک پہنچ گئی تھی۔ پھر میں نے انہیں کہا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کم سے کم ڈبل مجھے چاہئے۔ کیونکہ مسلمان احمدی کا قدم ایک جگہ ٹھہرا نہیں رہ سکتا۔ ترقی کرتا ہے۔ امام رفیق صاحب مجھے کہنے لگے کہ یہ دس ہزار پونڈ دو چار دن میں کیسے جمع ہوں گے۔ آپ مجھے ایک

مہینے کی مہلت دیں میں خود دورہ کروں گا اور اس طرح یہ دس ہزار پونڈ کی رقم جمع کروں گا۔ میں نے ان سے کہا کہ میں ایک دن کی مہلت دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اور میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب میں یہاں سے جاؤں گا تو انشاء اللہ دس ہزار پونڈ کا بھی انتظام کر چھوڑے گا۔ شاید اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔ جس دن میں چلا ہوں (یہ وہ رقم ہے جو ہمارے اکاؤنٹ میں جا چکی تھی۔ بعض رقموں کا ہمیں پتہ تھا۔ مثلاً گلاسگو، ایڈنبرا وغیرہ میں جمع ہو گئیں۔ لیکن ابھی پہنچی نہیں تھیں۔ ان کو میں نے شامل نہیں کیا تھا) چالیس ہزار کے وعدے ہو چکے تھے اور دس ہزار پانچ سو پونڈ نقد اس امانت میں جمع ہو چکا تھا۔ گویا فضل عمر فاؤنڈیشن سے ڈبل سے بھی زیادہ۔ انشاء اللہ پچاس ہزار سے اوپر وعدے ہو جائیں گے۔

پس انہوں نے بڑا اچھا نمونہ دکھایا ہے الحمد للہ رب العالمین۔

## پہلے میرا خیال تھا

کہ یہاں کی سکیم کے بارے میں خطبہ میں بیان کروں گا لیکن پھر مجھے خیال آیا خطبہ ہوگا۔ پھر خطبہ کی نظر ثانی میں کرتا ہوں۔ دیر ہو جائیگی۔ پاکستان کے لئے جو سکیم ہے اس کا کراچی میں اعلان کر دوں

یہ تو صحیح ہے کہ

## فارن ایکسچینج کی دقت ہے

لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ فارن ایکسچینج کی جو پوزیشن ہے وہ بدلتی رہتی ہے۔ اگر آج کم ہے ضرورت زیادہ ہے رقم نہیں جا سکتی۔ ہو سکتا ہے چھ ماہ کے بعد اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ایسے سامان پیدا کر دے کہ فارن ایکسچینج بہت آجائے۔ اور حکومت رقم باہر بھجوانے کی اجازت دے دے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اس وقت میں اپیل کروں۔ پھر یہ بھی کہ ہم نے جو کتابیں بھیجنی ہیں وہ یہاں شائع ہوں گی۔ اس پر اس ملک میں سے ہمارا خرچ ہوگا۔ پس یہاں بھی رقم کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ انشاء اللہ جب بھی ہمیں ضرورت ہوگی تو حکومت ہمارے لئے آسانیاں پیدا کر دیگی وہ اجازت دے دیگی۔ بہرحال ہم نے قانون کی پابندی تو کرنی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ قانون کی پابندی کے اندر ہی راہیں کھولتا ہے۔

پاکستان میں

## مجھے دو سو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے

جو پانچ ہزار روپے کا وعدہ کریں۔ جس میں سے دو ہزار روپیہ فوری طور پر ادا کر دیں۔ فوری سے میری مراد چند مہینوں کے اندر ادا کرنا ہے۔ کیونکہ یہ اعلان شائع ہونا، آواز پہنچنی اور پھر رقموں کا آنا۔ اس میں وقت لگے گا اس لئے فوری سے میری مراد کل نہیں۔ لیسند میں سے کچھ دوستوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہمارے علاقے کے زمینداروں کے حالات کے لحاظ سے نومبر کا مہینہ آسانی سے ادا کرنے کا ہے اس لئے فوری کی حد نومبر تک بڑھا دیں تو اور دوست شامل ہو جائیں گے۔

اور

## دو سو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے

جو دو ہزار کا وعدہ کریں اور ایک ہزار فوری ادا کر دیں۔ اور فوری اسی معنی میں جو میں نے ابھی بیان کیا ہے اور باقی کی رقم تین سال پر پھیلا کر سہولت کے ساتھ ادا کریں۔ نیز ایک ہزار ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو پانچ صد روپیہ فی کس ادا کریں۔ یہ تینوں گروہ صف اول۔ صف دوم اور صف سوم کے ہوں گے۔ (جب فضل عمر فاؤنڈیشن کا اعلان ہوا تو یہ شبہ پیدا کر دیا گیا تھا کہ غریب آدمی کو ثواب سے محروم کر دیا گیا ہے میرے پاس سینکڑوں خطوط آگئے کہ ہم تھوڑی سی رقم دینا چاہتے ہیں

## ہمیں کیسے محروم کیا جاتا ہے

چنانچہ میں نے انہیں کہا کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے) اور جو دوست ایک دھیلے سے لے کر ۵۰۰ روپے تک جو رقم دینا چاہے وہ وعدہ نہیں کرے گا اسے نقد ادائیگی کرنی ہوگی۔ ہم نے ان کے حساب نہیں رکھنے حساب صرف ایک ہزار چار سو کا رکھیں گے پس ہو سکتا ہے کہ وہ مثلاً اپنے دل میں یہ نیت کرے کہ اب میں سو روپے نقد دے سکتا ہوں یہ دے دیتا ہوں۔ چھ ماہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اور جتنی توفیق دی دے دوں گا۔ لیکن ہمارے رجسٹروں میں نہ نام وعدے والی فہرست میں نہیں ہوگا۔ وہ نقد ادائیگی کرنے والا ہوگا۔ غرض ایک دھیلے سے لے کر ۵۰۰ روپیہ تک اللہ تعالیٰ نے جتنی توفیق دی ہے وہ دے کیونکہ ثواب رقم پر نہیں ملا کرتا وہ تو اخلاص پر ملا کرتا ہے۔ اور جماعت میں بڑے بڑے مخلص ہیں مثلاً فضل عمر فاؤنڈیشن کا جب چندہ جمع ہو رہا تھا تو ا

## ایک دن ملاقاتیں ہو رہی تھیں

مجھے دفتر نے اطلاع دی کہ ایک بہت معمر مخلص احمدی آئے ہیں وہ سیڑھی نہیں چڑھ سکتے۔ اور حقیقت یہ تھی کہ یہاں آنا بھی ایک لحاظ سے انہوں نے اپنی جان پر ظلم ہی کیا تھا۔ چنانچہ وہ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کھڑے بھی نہیں ہو سکتے تھے۔ میں نے کہا میں نیچے ان کے پاس چلا جاتا ہوں۔ خیر جب میں گیا پتہ نہیں تھا کہ وہ کیوں آئے ہیں مجھے دیکھ کر انہوں نے بڑی مشکل سے کھڑے ہونے کے لئے زور لگایا تو میں نے کہا نہیں آپ بیٹھے رہیں۔ وہ بہت معمر تھے۔ انہوں نے بڑے پیار سے دھوتی کا ایک پلو کھولا اور اس میں سے دو سو اور کچھ رقم نکالی اور کہنے لگے۔ یہ میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے لے کر آیا ہوں۔ یہ

## پیار کا ایک مظاہرہ ہے

پس اسی قسم کا اخلاص اور پیار اور اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کا یہ جذبہ ہے کہ جتنی بھی توفیق ہے پیش کر دیتے ہیں اس سے ثواب ملتا ہے۔ رقم سے تو نہیں ملتا۔ غرض

## یہ سکیم ہے جس کے مطابق عمل کرنا ہے

(دوستوں نے عرض کیا حضور یہ رقم کہاں جمع کروانی ہے۔ اس پر فرمایا) اس کے لئے میں ایک کمیٹی بناؤں گا۔ خزانہ میں ایک مد کھلے گی "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی۔

پھر حضور نے فرمایا لنڈن والوں سے مجھے امید ہے کہ وہ پچاس ہزار پونڈ تک پہنچ جائیں گے۔ اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی رقم کے روپے پاکستان دے دیگا۔

(اس اثناء میں وعدے اور نقد روپے آ رہے تھے۔ فرمایا) اس وقت وعدے نہ لکھوائیں کیونکہ میں نے یہاں زیادہ دیر بیٹھنا نہیں۔ اور اگر میں نے یہ کام شروع کر دیا تو باقیوں کو شکوہ پیدا ہوگا کہ کیوں ہمارا وعدہ نہیں لیا۔ ابھی دفتر بھی نہیں کمیٹی بنانی ہے۔ مد کھولنی ہے۔ ہر سال کی بجائے مجلس کھولنی پڑے گی۔ انشاء اللہ۔

میں نے بتایا ہے کہ وہاں جب ساڑھے چھ ہزار کے وعدے تھے تب نے انہیں کہا کہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ دس ہزار نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میرے منہ سے نکلوایا ہے تو وہ دے گا۔

پھر میں نے ان سے کہا کہ میری غیر حاضری میں آپ کو بہت سارے لوگوں نے اس لئے پیسے نہیں دئے کہ وہ چاہتے تھے کہ میرے ہاتھ میں چندہ دیں۔ کیونکہ اس طرح لوگ سمجھتے ہیں کہ دعا کی تحریک ہو جائے گی۔

مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے لئے بھی دوست دعا کریں۔ ایک نئے علم کا دروازہ ان پر اللہ تعالیٰ نے کھولا ہے۔ انہوں نے دو ہزار ڈالر دئے ہیں لنڈن کی مد میں

یہاں انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی رقم جمع ہو جائے گی۔ ابھی امریکہ ہے۔ بعض اور ملک ہیں پس کم از کم ایک لاکھ پونڈ کا مجھے کہا گیا تھا۔ باقی جتنی ہے وہ تو اللہ میاں کو پتہ ہے ویسے سب سے پہلا وعدہ آدمی انگلستان میں ایک پاکستانی کا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ

### سب سے پہلے مجھ سے پانچ ہزار روپے کا وعدہ لیں

بہرحال نمبر ایک وہی ہیں۔ وہ اگرچہ پاکستان سے باہر ہیں لیکن ہیں پاکستانی۔

❖ ❖ ❖

# حضرت مصلح موعود رضؓ کی تین دعائیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"اگر تمہیں ابھی تک تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے"

"اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشت ایمان عطا فرمائے۔ تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔"

"اور اگر تم نے حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامت اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامت اعمال اور مجبوریاں دور کر دے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے۔"

وکیل المال تحریک جدید قادیان

## تشکرانہ اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل عزیز [illegible] سلمہ نے رڑکی یونیورسٹی سے کیمیکل انجینئرنگ کے امتحان میں اول پوزیشن میں کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمد للہ۔ اس خوشی میں عزیز کے والد مکرم الحاج [illegible] صاحب [illegible] [illegible] روپے [illegible] کی اہلیہ نے دس روپے اور [illegible] فائدہ [illegible] عزیز [illegible]

[illegible] آئندہ کامیابیوں اور ترقیات کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ڈاکٹر [illegible] [illegible]

# فتح اسلام اور اس کے سامان

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے۔ اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں اس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے جن کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے۔ اور وہ امور جن کا نام اعمالِ صالحہ ہے ان کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں اور جو حقیقی نیکی ہے اس سے بکلی بے خبری ہے۔ اس زمانہ کا فلسفہ اور طبعی بھی روحانی صلاحیت کا سخت مخالف پڑا ہے۔ اس کے جذبات اس کے جاننے والوں پر نہایت بد اثر کرنے والے اور ظلمت کی طرف کھینچنے والے ثابت ہوئے ہیں وہ زہریلے مواد کو حرکت دیتے اور سوئے ہوئے شیطان کو جگا دیتے ہیں۔ ان علوم میں دخل رکھنے والے دینی امور میں اکثر ایسی بدعقیدگی پیدا کر لیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اصولوں اور صوم و صلوٰۃ وغیرہ عبادت کے طریقوں کو تحقیر اور استہزار کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی کچھ وقعت اور عظمت نہیں بلکہ اکثر ان میں سے الحاد کے رنگ سے رنگین اور دہریت کے رگ و ریشہ سے پُر اور مسلمانوں کی اولاد کہلا کر پھر دشمنِ دین ہیں جو لوگ کالجوں میں پڑھتے ہیں اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہنوز وہ اپنے علم ضروری کی تحصیل سے فارغ نہیں ہوتے کہ دین اور دین کی ہمدردی سے پہلے ہی فارغ اور مستعفی ہو چکتے ہیں۔ یہ میں نے ایک شاخ کا ذکر کیا ہے جو حال کے زمانہ میں ضلالت کے پھلوں سے لدی ہوئی ہے۔ مگر اس کے سوا صدہا اور شاخیں بھی ہیں جو اس سے کم نہیں۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ دنیا سے امانت اور دیانت ایسی اٹھ گئی ہے کہ گویا بکلی مفقود ہو گئی ہے۔ دنیا کمانے کے لئے مکر اور فریب حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ جو شخص سب سے زیادہ فریبی ہو وہی سب سے زیادہ لائق سمجھا جاتا ہے۔ طرح طرح کی بد دیانتی، بد دیانتی، حرامکاری، دغا بازی، دروغ گوئی اور نہایت درجہ کی دھوکہ بازی اور لالچ سے بھرے ہوئے منصوبے اور بدذاتی سے بھری ہوئی خصلتیں پھیلتی جاتی ہیں۔ اور نہایت بے رحمی سے ملے ہوئے کینے اور جھگڑے ترقی پر ہیں اور جذباتِ بہیمیہ اور سبعیّہ کا ایک طوفان اٹھا ہوا ہے اور جس قدر لوگ ان علوم اور فنونِ مروجہ میں چست و چالاک ہوتے جاتے ہیں۔ اسی قدر نیک گوہری اور نیک کرداری کی طبعی خصلتیں اور حیا اور شرم اور خدا ترسی اور دیانت کی فطری خاصیتیں کم ہوتی جاتی ہیں عیسائیوں کی تعلیم بھی سچائی اور ایمانداری کے اڑانے کے لئے رنگا رنگ قسم کی سرنگیں طیار کر رہی ہے۔ اور عیسائی لوگ اسلام کے مٹا دینے کے لئے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتوں کو نہایت درجہ کی جانکاہی سے پیدا کر کے ہر ایک رہزنی کے موقع اور محل پر کام میں لا رہے ہیں اور بہکانے کے نئے نئے نسخے اور گمراہ کرنے کی جدید صورتیں تراشی جاتی ہیں اور اس انسان کامل کی سخت توہین کر رہے ہیں جو تمام مقدسوں کا فخر اور تمام مقربوں کا سرتاج اور تمام بزرگ رسولوں کا سردار تھا۔ یہاں تک کہ ناٹک کے تماشاؤں میں نہایت شیطنت کے ساتھ اسلام اور ہادیٔ پاکِ اسلام کی بُرے بُرے پیرایوں میں تصویریں دکھلائی جاتی ہیں اور سوانگ نکالے جاتے ہیں جن میں اسلام اور نبیٔ پاک کی عزت کو خاک میں ملا دینے کے لئے پوری حرام زدگی خرچ کی گئی ہے

اے مسلمانوں سنو! اور غور سے سنو!

کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔ یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تشریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے اس راہ میں ختم کئے گئے۔ یہ کرسچین قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُر زور ہاتھ نہ دکھا دے جو معجزہ کی قوت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس طلسم سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔

سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کیلئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکاتِ خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے جو سحرِ فرنگ نے طیار کیا ہے۔

سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعت نورِ حضرت خیرالانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامیٔ دینِ اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہونگا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دوں گا وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں مؤکد طور پر بیان کر چکا تھا پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسولؐ کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہیگا کہ جو اس کے دین کی تجدید کریگا۔ سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزارہا ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور اپنے رسولؐ کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق نہیں پڑنے دیا۔ اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پوری کر کے دکھایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اور اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اس کے شوق میں سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کو بار بار بیان کرونگا اور اس کے اظہار سے میں رک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ میں اس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیرو ڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سید الانبیاء ہے دوسرے فرعونوں کی سرکوبی کیلئے آیا جس کے حق میں ہے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا تو اس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اول کا مثیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگ تر تھا ایک مثیل مسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیل مسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پا کر اسی زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اترا اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا۔ جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کیلئے نزول ہوتا ہے اور سب باتوں میں اسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اترا جو مسیح ابن مریم کے اترنے کا زمانہ تھا تا سمجھنے والوں کیلئے نشان ہو۔ پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ، جو تاریک خیال اور اپنے پرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو ان کی غلطی ان پر ظاہر کر دے گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی۔ اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیت کی خصلت مٹا دی جائے گی۔ اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائیگا اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

# خلافتِ احمدیہ!

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے گزشتہ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر مورخہ ۲۷ فتح ۱۳۴۸ ہجری شمسی مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء کو مسجد مبارک ربوہ میں منعقدہ شبینہ اجلاس میں مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

(سورۂ نور ع ۷)

مارتِ احمد کی مالک نے جو ڈالی تھی بنا
آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزانِ دیار
اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلا دے بہار دیں کہ میں ہوں اشکبار

(المسیح الموعود)

مسیحِ محمدی کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو اور تحریکِ احمدیت کے جگر گوشو اور نونہالو! تمہیں ربِّ جلیل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک بار پھر شمعِ خلافت کے گرد پروانوں کی مانند جمع ہونا مبارک ہو۔

میری آج کی تقریر کا عنوان ہے "خلافتِ احمدیہ"

اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکتیں اور رحمتیں ہوں مارتِ اسلامیہ کے فدائی سیدنا حضرت مصلح موعودؓ پر کہ حضور نے اپنے اکاون سالہ عہدِ قیادت میں نہ صرف نظامِ خلافت کے قیام و استحکام کے لئے ایک بے نظیر جو مکھی لڑائی لڑی بلکہ اس کی آبیاری کے لئے اپنا مقدس خون تک پیش کر دیا جس پر مسجد مبارک گواہ ہے کہ

ہمارے جسموں پر جو بیتی بہ خاکِ ربوہ نشاں دیگا

اس مثالی قربانی کے علاوہ حضور پُرنور نے جماعت احمدیہ کو خلافت سے متعلق ایسی زرّیں، مفصل اور انقلاب انگیز ہدایات و نصائح سے نوازا جو قیامت تک روشنی کے بلند اور پُرشکوہ مینار کا کام دیں گی اور حق کی ضیا پاشیوں سے انکارِ خلافت کی ظلمتیں ہمیشہ پاش پاش ہوتی رہیں گی۔

استحکامِ خلافت کے اس زندہ اور ناقابلِ فراموش اور دائمی کارنامہ کے پیشِ نظر جو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوّر اللہ مرقدہ کے ہاتھوں انجام پایا میں ان شاء اللہ کوشش کروں گا کہ اس وقت جو کچھ عرض کروں اکثر و بیشتر حضورؓ ہی کے مبارک الفاظ میں عرض کروں۔ بلاشبہ ربط و تسلسل کی غرض سے مجھے بعض فقرات یا واقعات کا خود بھی اضافہ کرنا ہوگا مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خواہ الفاظ میرے ہوں مگر مواد حضرت مصلح موعودؓ ہی کا ہوگا۔

## آیتِ استخلاف کا ترجمہ و تشریح

میں نے شروع میں سورۂ نور کی معرکۃ الآراء آیت — آیتِ استخلاف — پڑھی ہے جس کا ترجمہ حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک الفاظ میں یہ ہے:-

"خدا نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دئے جائیں گے۔"

(تفسیرِ صغیر)

## حضرت خاتم الانبیاء اور آپؐ کے فرزندِ جلیل کی پیشگوئیاں

حضورؓ فرماتے ہیں:-

"جس طرح قرآن کریم نے کہا ہے کہ خلیفے ہوں گے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفے ہوں گے پھر مدت گاٹنے والا ہوگا۔ پھر ملکِ جبریہ ہوگا۔ اور اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہوگی (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر) اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت میں الوصیت میں تحریر فرمایا ہے:-

"اے عزیزو جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا" (الوصیت ص ۶-۷) یعنی اگر تم سیدھے رستہ پر چلتے رہو گے تو خدا کا تمہارے سے یہ وعدہ ہے کہ جو دوسری قدرت یعنی خلافت تمہارے اندر آوے گی وہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گی۔"

(خلافتِ حقہ اسلامیہ ص ۷-۸)

## خلافت کو "قدرتِ ثانیہ" نام دینے کا فلسفہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کو "قدرتِ ثانیہ" کے نام سے کیوں موسوم فرمایا؟ اس کی وضاحت میں حضرت مصلح موعودؓ نے ارشاد فرمایا کہ:-

"نبی کی دو زندگیاں ہوتی ہیں، ایک شخصی اور ایک قومی۔ اور اللہ تعالیٰ ان دونوں زندگیوں کو الہام سے شروع کرتا ہے۔ نبی کی شخصی زندگی تو الہام سے اس طرح شروع ہوتی ہے کہ جب وہ تیس یا چالیس سال کا ہوتا ہے تو ... اسے کہا جاتا ہے کہ تو مامور ہے ..... نبی کی قومی زندگی اس طرح شروع ہوتی ہے کہ جب وہ وفات پاتا ہے تو کسی بنی بنائی سکیم کے ماتحت اس کے بعد نظام قائم نہیں ہوتا بلکہ یکدم ایک تغیر پیدا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا مخفی الہام قوم کے دلوں کو اس نظام کی طرف متوجہ کر دیتا ہے ..... اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا نام قدرتِ ثانیہ رکھا ہے"

(خلافتِ راشدہ ص ۶۱-۶۲)

## سلسلہ احمدیہ میں دائمی خلافت کی خبر

حضرت مصلح موعودؓ نے "الوصیت" کے اس حوالہ کی روشنی میں قدرتِ ثانیہ یعنی خلافتِ احمدیہ کے دائمی ہونے کی نسبت مزید وضاحت یہ فرمائی:-

"جیسے موسیٰ کے بعد ان کی خلافت عارضی رہی لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کی خلافت کسی نہ کسی شکل میں ہزاروں سال تک قائم رہی۔ اسی طرح گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ محمدیہ تواتر کے رنگ میں عارضی رہی لیکن مسیحِ محمدی کی خلافت مسیحِ موسوی کی طرح ایک غیر معین عرصہ تک چلتی چلی جائے گی"

(الفضل ۳ اپریل ۱۹۵۲ء)

نیز بتایا کہ:-

"یہ امر ظاہر ہے کہ سلسلہ احمدیہ میں خلافت ایک بہت لمبے عرصہ تک چلے گی جس کا قیاس بھی اس وقت نہیں کیا جا سکتا ...... کیونکہ جو کچھ اسلام کے قرونِ اولیٰ میں ہوا وہ ان حالات سے مخصوص تھا۔ وہ ہر زمانہ کے لئے واقف عادہ نہیں"

(الفضل ۳ اپریل ۱۹۵۲ء)

## حضرت مصلح موعود کی ایک اہم پیشگوئی مستقبل کے متعلق

سلسلہ احمدیہ میں دائمی خلافت کی خوشخبری سنانے کے علاوہ حضورؓ نے ۸ ستمبر ۱۹۵۰ء کو کراچی میں ایک خطبہ جمعہ میں یہ بصیرت افروز ارشاد فرمایا کہ:-

"میری دنانت خدا تعالیٰ کے منشا کے مطابق اس دن ہوگی جس دن میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کامیابی کے ساتھ اپنے کام کو ختم کر لوں گا... اور وہ شخص بالکل عدم علم اور جہالت کا شکار ہے جو ڈرتا ہے کہ میرے مرنے سے کیا ہوگا؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تعالیٰ تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھجوا دیگا مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں پھیلا نہیں دیتا اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی۔ اور قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی۔ اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی۔ اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا۔"

(الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۵۶ء)

## خلافت کی اہمیت و ضرورت

حضرت مصلح موعودؓ کے ان الفاظ سے یہ حقیقت بالکل نمایاں ہو کر سامنے آ جاتی ہے کہ نظام خلافت کا اسلام کے عالمگیر غلبہ کے ساتھ نہایت ضرورت اور گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ حضورؓ خود ہی فرماتے ہیں کہ:-

"خلافت کا مسئلہ میرے نزدیک اسلام کے اہم ترین مسائل میں سے ہے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر کلمہ شریف کی تفسیر کی جائے تو اس تفسیر میں اس مسئلہ کا مقام سب سے بلند ہوگا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کلمہ طیبہ اسلام کی اساس ہے۔ مگر یہ کلمہ اپنے اندر جو تفصیلات رکھتا ہے اور جن امور کی طرف اشارہ کرتا ہے ان میں سب سے بڑا امر مسئلہ خلافت ہی ہے۔"

(خلافت راشدہ صفحہ ۳)

پھر فرماتے ہیں:-

"خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔ اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا۔ اور ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرے گا۔ حال ہی میں ایک صاحب کا خط آیا ہے وہ لکھتے ہیں میں نے ایک شخص کو تبلیغ کی۔ وہ کہتا ہے کہ اگر تمہارے موجودہ خلیفہ کے بعد بھی سلسلہ قائم رہا تو میں بیعت کر لوں گا۔ ...... میں تو مر جاؤں گا لیکن میرے بعد جو حضرت مسیح موعودؑ کے قائم مقام ہوں گے ان کے متعلق (بھی) اسی طرح کہا جائے گا۔ اور یاد رکھو اگر یہ جڑ رہی تو سب کچھ رہے گا۔ اور ہماری جماعت دن بدن ترقی ہی کرتی رہے گی"

(درس القرآن صفحہ ۷۲ مطبوعہ ۱۹۲۱ء)

دنیائے روحانیت کا یہ مسلمہ قانون و اصول ہے کہ جس قدر عظیم نعمت کسی قوم کو عطا ہوتی ہے اسی قدر اضافہ اس کی ذمہ داریوں میں ہو جاتا ہے۔ خلافت ایک عظیم ترین نعمت ہے جو اس زمانہ میں مسلمانوں کو احمدیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پاک وعدوں کے عین مطابق دی گئی ہے جس پر ہم جتنے بھی سجدات شکر بجا لائیں کم ہیں۔ ہماری زبانیں اس احسان عظیم پر اپنے مولا کی حمد سے لبریز اور ہماری روحیں اس کے آستانہ پر سجدہ ریز ہیں۔

## انوارِ خلافت سے استفادہ کے پانچ ذرائع

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے انعام خلافت کے سلسلہ میں پانچ ایسے بنیادی ذرائع کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے جن کی تکمیل، خلافت سے فیوض و انوار اور فیضان و عرفان حاصل کرنے کے لئے ازبس ضروری ہے۔ چنانچہ حضور نے پہلے تقاضا کی نشاندہی ان الفاظ میں فرمائی:-

"محض کسی کی ذات سے تعلق رکھنے والے عموماً ٹھوکر کھایا کرتے ہیں۔ میرے خیال میں تو انبیاء کی صفات بھی ان کے درجہ اور عہدہ کے لحاظ سے ہی ہوتی ہیں نہ کہ ان کی ذات کے لحاظ سے۔ پس تمہیں درجہ (خلافت) کی قدر کرنی چاہئیے کسی کی ذات کو نہ دیکھنا چاہئیے۔"

(درس القرآن صفحہ ۷۲)

اس لطیف نکتہ کی وضاحت میں حضور کی زبان مبارک سے ایک حیرت انگیز مثال سناتا ہوں۔ ارشاد فرماتے ہیں:-

"ہم اصل نہیں۔ اور اگر ہم اصل ہوتے تو دنیا ہمیں کبھی کی فنا کر چکی ہوتی۔ ہم تصویریں ہیں اس لئے دنیا ہمیں جتنا بھی نقصان پہنچاتی ہے دین کا کچھ نہیں بگڑتا تصویروں ...... میں بعض دفعہ بادشاہ کا جلوس بھی دکھایا جاتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص بادشاہ کے جلوس پر گولیاں برسائے تو کیا بادشاہ مر جائے گا؟ اسی طرح ہم بھی تصویریں ہیں۔ ہم کو خدا تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ اس کی حکومت دنیا میں قائم ہو ...... جس طرح تصویر پر گولی چلانے والا اصل کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اسی طرح اگر کوئی شخص ہم پر گولی چلاتا ہے تو گو ہم مر جاتے ہیں۔ ہم ختم ہو جاتے ہیں لیکن اس مشن کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا جس کو قائم کرنے کے لئے تم اس نے ہمیں کھڑا کیا ہے پس اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے ساتھ تعلق پیدا کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا ان کے خلفاء بے شک بوجہ خدا تعالیٰ کے نمائندہ ہونے کے ادب کے قابل ہیں۔ لیکن وہ مقصود نہیں ...... باقی ساری چیزیں اظلال کے طور پر ہیں۔ اور اظلال آتے بھی ہیں اور جاتے بھی ہیں خدا تعالیٰ یہ ضرور کرتا ہے کہ جب ظل کی کوئی شخص ہتک کرتا ہے تو وہ اسے اپنی ہتک قرار دیتا ہے ...... اس لئے ایسا آدمی بچتا نہیں۔ آدم سے لے کر اب تک ایسا آدمی نہیں بچا اور قیامت تک نہیں بچ سکتا۔"

(الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۵۰ء)

انعام نبوت کے قیام و استحکام کے لئے دوسرا اہم ذریعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا ہے کہ ہم خلیفۂ وقت کو ہمیشہ قبولیت دعا کا مجسم نشان یقین کریں چنانچہ حضور نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے معاً بعد قادیان میں ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کو احمدی نمائندگان جماعت کی جو پہلی کانفرنس بلوائی اسے خطاب کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے۔ کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔" (منصب خلافت صفحہ ۳۲)

اس ضمن میں حضرت مصلح موعود یہ دلچسپ واقعہ سنایا کرتے تھے کہ:-

"میں ایک دفعہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ہاں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے دوست نے ایک غیر مبائع کے متعلق بتایا کہ وہ کہتے عقائد تو ہمارے ہی درست ہیں مگر دعائیں میاں صاحب کی زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ گویا جیسے ابوہریرہؓ نے کہا تھا کہ روٹی معاویہ کے ہاں اچھی ملتی ہے اور نماز علیؓ کے ہاں اچھی ہوتی ہے۔ اسی طرح اس نے کہا کہ عقائد تو ہمارے ٹھیک ہیں مگر دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں۔"

(خلافت راشدہ صفحہ ۱۹۴)

تیسرا ذریعہ حضرت مصلح موعودؓ نے خلافت احمدیہ سے فیض و برکت حاصل کرنے کے سلسلہ میں یہ تحریر فرمایا کہ

"جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے۔ جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے۔ جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت ہوگی۔ اور اس سے جس قدر دور رہو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہوگی۔ جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو امام کے ساتھ وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے"

(الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۴۶ء)

خلیفۂ وقت سے براہ راست تعلق اور وابستگی کے نتیجہ میں ہر مخلص اور سچے مومن کو یہ حقیقت خود بخود دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ نظام سلسلہ سب انسانوں سے بالا اور مقدم ہے چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"سلسلہ مقدم ہے سب انسانوں پر۔ سلسلہ کے مقابلہ میں کسی انسان کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا

خواہ وہ کوئی ہو۔ کوئی انسان بھی سلسلہ سے بالا نہیں ہو سکتا۔ اسلام، قرآن، محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھی بالا ہیں۔ اسی طرح احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی بالا ہے۔ اسلام اور احمدیت کیلئے اگر ہمیں اپنی اولادوں کو بھی قتل کرنا پڑے تو ہم اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیں گے مگر سلسلہ کو قتل نہ ہونے دیں گے ..... احمدیت ایک ایسی دھار ہے کہ جو بھی اس کے سامنے آئے گا وہ مٹا دیا جائے گا اور جو بھی اس کے سامنے کھڑا ہوگا وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ خدا تعالےٰ جس سلسلہ کو قائم کرنا چاہے اس کی راہ میں جو بھی کھڑا ہو وہ مٹا دیا جاتا ہے اور یہ سلسلہ چونکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے اس لئے اس کے مقابلہ میں کسی انسان کی پروا نہیں کی جائے گی خواہ وہ کوئی ہو ..... سلسلہ مقدم اور غالب ہے ہر انسان پر۔"

(الفضل ۱۵ جون ۱۹۴۴ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے خلافت کے چوتھے ذریعہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:۔

"میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ جو محبت جماعت احمدیہ کو اپنے امام سے اس وقت ہے اس کی مثال کسی اور جگہ ملنا ممکن نہیں۔ مگر باوجود اس کے میں یہ کہنے سے رک نہیں سکتا کہ وہ جذباتی ہے عملی نہیں۔ ایسے کم لوگ ہیں جو اس محبت کو اس طرح محسوس کریں کہ جو لفظ بھی خلیفہ کے منہ سے نکلے وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑنا"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء)

"خلیفہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد۔ جو لفظ بھی خلیفہ کے منہ سے نکلے وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑنا"

(الفضل ۲ مارچ ۱۹۴۶ء)

اطاعت خلافت کا معیار کیا ہونا چاہیے اس کی وضاحت حضور نے یہ فرمائی کہ:۔

"ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعودؑ پر ایمان لاتا ہوں۔ ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں خدا کے حضور اس کے ان دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۴۶ء)

جناب مولوی عبد الباقی صاحب بہاری کا بیان ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات کے بعد بعض لوگ حضرت میاں عبد الحی صاحبؓ (حضرت خلیفہ اولؓ کے فرزند۔ ناقل) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اگر آپ خلیفہ بن جاتے تو ہم آپ کی اطاعت کرتے۔ میاں عبد الحی صاحب نے فرمایا کہ "یا تو آپ کے نفس آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں یا آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر میں خلیفہ بنتا تب بھی آپ میری اطاعت نہ کرتے اطاعت کرنا آسان کام نہیں۔ میں اب بھی تمہیں حکم دوں تو تم ہرگز نہ مانو۔" اس پر ان میں سے ایک نے کہا کہ آپ ہمیں حکم دیں پھر دیکھیں کہ ہم آپ کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا نہیں؟ حضرت میاں عبد الحی صاحب مرحوم نے فرمایا:۔

"اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جاؤ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لو۔ یہ بات سن کر وہ لوگ ..... کہنے لگے کہ یہ تو نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل ۴ اگست ۱۹۳۷ء)

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اس جذبہ اطاعت و فدائیت سے سرشار کرنے کے لئے حضور نے نہ صرف جماعت میں لجنہ اماء اللہ، اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ جیسی اہم تنظیموں کی بنیاد رکھی اور ان کے عہد کے الفاظ میں خاص طور پر اس بنیادی شرط کو شامل فرمایا اور اسے قیامت تک دہرانے کا تاکیدی فرمان جاری کیا بلکہ سلسلہ احمدیہ کے مربیان کو نصیحت فرمائی کہ وہ مقام خلافت کی عظمت شان اور جلالت مرتبت کا تذکرہ ہمیشہ جماعت کے سامنے کرتے رہا کریں۔ چنانچہ حضور نے ارشاد فرمایا:۔

"مبلغین اور واعظین کے ذریعہ بار بار جماعتوں کے کانوں میں یہ آواز پڑتی رہے کہ پانچ روپے کیا، پانچ ہزار روپیہ کیا، پانچ لاکھ روپیہ کیا، پانچ ارب روپیہ کیا۔ اگر ساری دنیا کی جانیں بھی خلیفہ کے ایک حکم کے آگے قربان کر دی جاتی ہیں تو وہ بے حقیقت، اور ناقابل ذکر چیز ہیں ........ اگر یہ باتیں ہر مرد، ہر عورت، ہر بچے، ہر بوڑھے کے ذہن نشین کی جائیں اور ان کے دلوں پر ان کا نقش کیا جائے تو وہ ٹھوکریں جو عدم علم کی وجہ سے لوگ کھاتے ہیں کیوں کھائیں؟ .... پس سب سے اہم ذمہ داری علماء پر عاید ہوتی ہے۔ ہماری جماعت کے علماء لوگوں کو تیار کر سکتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ بھی جن کو اللہ تعالےٰ نے علم و فہم بخشا ہے اور وہ خدا تعالےٰ کی خشیت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اور الٰہی محبت کے حاصل کرنے کی خواہش اپنے قلوب میں پاتے ہیں لوگوں کو اس رنگ میں تیار کر سکتے اور ان کے اعمال کی اصلاح میں حصہ لے سکتے اور ... خدا تعالیٰ کی نظر میں خلیفۂ وقت کے نائب قرار پا سکتے ہیں"

(تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات ۱۹۶۵ء)

اس تعلق میں حضور کا یہ فرمان مبارک بھی سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے کہ:

"ایک شخص جو خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اسے سمجھنا چاہیئے کہ خلفاء خدا مقرر کرتا ہے اور خلیفہ کا کام دن رات لوگوں کی رہنمائی اور دینی مسائل میں غور و فکر ہوتا ہے۔ اس کی بیعت کرنے [illegible] دینی مسائل میں احترام ضروری ہے اور اس کی رائے سے اختلاف اسی وقت جائز ہو سکتا ہے جب اختلاف کرنے والے کو ایک اور ایک دو کی طرح یقین ہو جائے کہ جو بات وہ کہتا ہے درست ہے۔ پھر بھی شرط ہے کہ پہلے وہ اس اختلاف کو خلیفہ کے سامنے پیش کرے .... نہ کہ خود ہی اس کی اشاعت شروع کر دے .... اگر کوئی شخص اس طرح نہیں کرتا اور اختلاف کو اپنے دل میں جگہ دے کر عام لوگوں میں پھیلاتا ہے تو وہ بغاوت کرتا ہے۔ اسے اس کی اصلاح کرنی چاہیئے۔" (منہاج الطالبین ص۳۲)

(باقی)

## اعلان منسوخی وصایا!

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ نمبر [illegible] اور صدر انجمن احمدیہ نے اپنے فیصلہ نمبر [illegible] کے ذریعہ منسوخ کر دی ہیں:۔

۱۔ مکرم حاجی انوار احمد صاحب ولد سیٹھ محمد صدیق صاحب مرحوم سکنہ کلکتہ وصیت نمبر ۱۳۲۲۵ بوجہ عدم ادائیگی
۲۔ " جی کے فخر الدین صاحب عرف ٹکا با سکنہ مرکرہ وصیت نمبر ۱۳۲۹۶ ان کی اپنی درخواست پر
۳۔ " محمد [illegible] صاحب [illegible] ولد محمد عبد الرحیم صاحب سکنہ حیدرآباد وصیت نمبر ۱۳۴۰۹ بوجہ عدم ادائیگی [illegible]
۴۔ " میر عبد الحمید صاحب ولد میر نبی بخش صاحب سکنہ خانپور ملکی بہار وصیت نمبر ۱۳۴۴۴ بوجہ [illegible]
۵۔ " محمود احمد صاحب ولد ڈاکٹر محمد امام صاحب سکنہ بنگلور وصیت نمبر ۱۳۴۴۷ "
۶۔ " بچن علی خاں صاحب ولد محمد حسین صاحب سکنہ دیوبانگر یوپی وصیت نمبر ۱۳۷۰۵ " [illegible]
۷۔ مکرمہ عمدۃ آفتاب صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب تیماپوری سکنہ حیدرآباد وصیت نمبر ۱۳۷۶۰ بوجہ بقایا
۸۔ مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب تیماپوری ولد محمد میر مست صاحب " " "
۹۔ " سید محمد جعفر صادق صاحب ولد میر کلیم اللہ صاحب سکنہ شیموگہ وصیت نمبر ۱۳۹۷۷ "

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

## درخواست دعا

گزشتہ مہینے خاکسار کی اہلیہ کو زچگی ہونے والی تھی۔ ان کی صحت بہت کمزور تھی عین آخری وقت پر کیس بہت خراب ہو گیا اور جان کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ نصف شب کے قریب ایک مردہ بچی تولد ہوئی۔ بچے توام تھے۔ دوسرے بچے کی ولادت میں کافی تاخیر کے باعث مکرم ڈاکٹر [illegible] صاحب کے ہسپتال لے جانا پڑا۔ ڈاکٹر صاحب نے گلوکوز کی چار بوتلیں اور کچھ ٹیکے لگائے تو طبیعت ذرا سنبھلی اور آخر اللہ تعالےٰ نے فضل کیا اور بعد دو پہر ایک دوسری بچی بھی مردہ پیدا ہوئی۔ اور یوں میری اہلیہ کی جان بچ گئی۔ الحمد للہ۔ انہیں ابھی کمزوری لاحق ہے اور [illegible] مردہ بچوں کا بھی طبیعت پر اثر ہے۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے جملہ قارئین کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار عبد السلام درویش۔ قادیان

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان

## جماعتِ احمدیہ سورو (اڑیسہ)

از مکرم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی

ماہِ اپریل کے آخر میں ایک تبلیغی وفد کے ہمراہ اڑیسہ کی جماعتوں کا دورہ کرتے ہوئے خاکسار سورو پہنچا۔ اور وہاں دو دن قیام کرنے کا موقع ملا۔ سورو کی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان ہے۔ کیونکہ سورو کی سرزمین میں آج سے چند سال قبل دو تین نوجوانوں نے احمدیت کو قبول کیا تو علاقہ کے ملاؤں نے اپنی عادت کے مطابق انہیں احمدیت سے منحرف کرنے کی پوری کوشش کی۔ اور انہیں نیز بانیٔ جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو بھی برا بھلا کہا جب ان ملاؤں نے دیکھا کہ یہ نوجوان اپنے ایمان میں پختہ ہیں۔ تو انہیں احمدیت سے ہٹانے کے لئے ایک اور حربہ استعمال کیا اور مباہلہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت آزمانے کے لئے میدان میں نکلے۔ آج سے آٹھ سال قبل یہ واقعہ پیش آیا۔ میں اس وقت کلکتہ میں بحیثیت انچارج مبلغ اور ہیڈ کے مقیم تھا۔ مرکز کی طرف سے مجھے سورو پہنچنے کا ارشاد موصول ہوا۔ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے خاکسار کو مباہلہ کی منظوری اور اجازت مرحمت فرمائی۔ اس وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کی مخالفت میں پیش پیش مولوی [illegible] صاحب سونگڑوی تھے اور انہی کو مباہلہ کے لئے آگے آنا چاہیئے تھا۔ لیکن وہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی طرح مباہلہ کا زد میں آنے سے بچ گئے اور اس وقت روپوش ہو گئے۔ البتہ علاقہ کے ایک اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دھام نگری بڑے طمطراق سے اپنے [illegible] ساتھیوں کو ہمراہ لے کر سورو پہنچے۔ سورو کے مسلمانوں کی اکثریت ان ملاؤں کی ہمنوا تھی۔ اور یہ سب ایک طرف تھے اور دوسری طرف سورو کی جماعت کے دو تین [illegible] نوجوان [illegible] [illegible] [illegible] حضرت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید اور مخالفین کی تذلیل میں ایسے نشانات دکھائے کہ دشمن بھی یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ مباہلہ کے نتائج جماعتِ احمدیہ کے حق میں ظاہر ہوئے اور ان نتائج سے یہ معلوم ہوا کہ بانی جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام واقعی خدا کی طرف سے تھے۔ کیا ہی سچ فرمایا ہے

اسے ہوش و عقل والو یہ عبرت کا ہے مقام
چالاکیاں تو ہیچ ہیں تقویٰ سے ہو ہیں کام
جو متقی ہے اس کا خدا خود نصیر ہے
انجام فاسقوں کا عذابِ سعیر ہے
مومن ہی فتح پاتے ہیں انجام کار میں
ایسا ہی پاؤ گے سخن کردگار میں

اب آٹھ سال بعد جب میں سورو پہنچا تو خدا کے اس نشان کو دیکھ کر میری روح آستانہ الٰہی پر سربسجود ہو گئی کہ وہ دو تین نوجوان جن کو علاقہ کے مولویوں نے کافی ستایا تھا اور مباہلہ کے ذریعہ ان کو احمدیت سے منحرف کرنے کی کوشش کی تھی نہ صرف خود احمدیت پر پختہ ہیں بلکہ متعدد اور نوجوانوں کو اپنے ساتھ ملا چکے ہیں۔ چنانچہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد ان تین نوجوانوں سے ترقی کر کے ایک سو سے اوپر پہنچ چکی ہے۔ اور روز بروز ترقی پا رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

پروگرام کے مطابق وفد کا قیام تو سورو میں ایک ہی دن رہا لیکن جماعتِ احمدیہ سورو نے باصرار خاکسار کو مزید ایک دن وہاں ٹھہرایا۔ اور اس دو دن کے قیام میں بفضلہ تعالیٰ دو کامیاب پبلک جلسے ہوئے۔ اور دو احباب بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے

شریر ہیں پڑے ان کے شرارے
بعد ان سے رُک سکے مقصد ہمارے

اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ سورو کو مسجد بنانے کی بھی توفیق عطا کی ہے۔ ایک دوست نے مسجد کے لئے نہایت بارونق زمین وقف کی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ مسجد کی یہ جگہ میدانِ مباہلہ کے بالکل قریب ہے اور اس جگہ پر مسجد احمدیہ کے قیام کے ساتھ ہمیشہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان قائم کر دیا ہے۔

سرِدست یہ مسجد کچی ہے لیکن خدا کی ذات سے امید ہے کہ وہ کسی مخلص اور مخیّر دوست کو توفیق دے گا تو انشاء اللہ یہاں ایک پختہ مسجد اور دار التبلیغ بھی قائم ہو جائے گا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

سورو میں اب ایک مبلغ کا قیام رہتا ہے۔ اب تک مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر ولد مولوی صمصام علی صاحب مرحوم وہاں بحیثیت مبلغ کام کرتے رہے ہیں اور انہوں نے اچھا کام کیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ اب مکرم مولوی فضل عمر صاحب وہاں تبدیل ہو کر گئے ہیں۔ مولوی صاحب بھی سلسلہ کے پرانے خادم اور محنت سے کام کرنے والے مبلغ ہیں۔ امید ہے ان کے زمانہ میں بھی جماعت بفضلہ تعالیٰ ترقی کرے گی۔

اس جماعت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہماری یہ دعا ہے

با برگ و بار ہو دیں اک سبزہ زار ہو دیں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ امسال جب وفد سورو پہنچا تو وفد کے قیام کا انتظام گورنمنٹ کے ریسٹ ہاؤس میں کیا گیا۔ اور آج سے آٹھ سال قبل جب مباہلہ کے لئے میں سورو گیا تھا تو اس وقت بھی اسی ریسٹ ہاؤس میں میرے قیام کا انتظام کیا گیا تھا اور اتفاق سے ریسٹ ہاؤس کا کمرہ بھی وہی تھا جو آٹھ سال قبل لیا گیا تھا۔ لیکن اس وقت کے قیام میں اور آج کے قیام میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ اس وقت اہالیانِ سورو ہمیں اپنا دشمن سمجھ کر ہم پر حملہ آور تھے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو برا بھلا کہہ رہے تھے لیکن آج متعدد مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر ہمارے ساتھ محبانہ تعلق رکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ایمان اور اخلاص میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

بڑی ناسپاسی ہو گی اگر میں اس اہم نشان کے تذکرہ کے ساتھ محترم جناب مولوی سید محمد محسن صاحب مرحوم کا کچھ ذکر نہ کروں کیونکہ دراصل جماعتِ احمدیہ سورو کے بانی مولوی صاحب مرحوم ہی تھے اور مولوی صاحب مرحوم کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ہی وہاں مباہلہ ہوا۔ وہ خود بھی مباہلہ میں شامل تھے بلکہ مباہلین میں ان کا نام سرفہرست تھا۔

دورانِ مباہلہ ایک موقع پر جب مخالف مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دھام نگری نے لوگوں کو دھوکہ دے کر مباہلہ سے نکلنا چاہا۔ اور یہ عذرِ لنگ پیش کیا کہ میں مرزا محمود احمد صاحب (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ امام جماعت احمدیہ) کے ساتھ مباہلہ کروں گا تو میں نے پبلک کے سامنے امام جماعت احمدیہ کی پوزیشن کو پیش کیا اور بتایا کہ وہ ساری دنیا کے احمدیوں کے امام ہیں اور خلیفۃ المسیح ہیں۔ ان کے بالمقابل ان کے بالمقابل مولوی حبیب الرحمٰن ایک مختصر سے علاقے کا ملّاں ہے اور علمیت اور کام کے لحاظ سے تو مولوی حبیب الرحمٰن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کے لاکھوں خدام میں سے میرے جیسے ادنیٰ خادم کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر وہ مباہلہ سے جان بچا کر اپنے کسی شاگرد کو مباہلہ کے لئے آگے کر رہا ہے تو جماعت احمدیہ کی طرف سے اس علاقہ کے مبلغ مولوی سید محمد محسن صاحب پیش ہوں گے۔ جب میں نے مکرم مولوی سید محمد محسن صاحب سے یہ کہا کہ آپ فہرستِ مباہلہ پر دستخط کر کے فریقِ مخالف کو دے دیں اس وقت آپ کافی عمر رسیدہ تھے۔ لیکن آج بھی میں اس نظارہ کو نہیں بھولا۔ کہ جونہی میں نے دستخط کرنے کو کہا مولوی صاحب ایک جری اور بہادر انسان کی طرح آگے بڑھے اور دستخط کر دیئے اور فرمایا مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر کامل یقین ہے۔ اس لئے مجھے یہ بھی یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک سال کی عمر بہر حال اور عطا کرنی۔

میعادِ مباہلہ جیسا کہ اوپر ذکر آیا ہے ایک سال مقرر تھی۔ اس میعاد کے اندر ہی جبکہ سال پورا ہونے میں ابھی کچھ مدت باقی تھی مولوی سید محمد محسن صاحب شدید بیمار ہو گئے۔ غالباً تشنج کا عارضہ تھا۔ شدتِ علالت کے پیشِ نظر آپ کو سرانند پور سے سونگڑہ منتقل کر دیا گیا۔ مجھے کلکتہ آپ کی بیماری کی اطلاع ملی۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ میں بعد نماز عصر ایک علیحدہ جگہ پر دعا کے لئے بیٹھا۔ کافی دیر تک دعا میں مشغول رہا اور بالآخر مجھے ان الفاظ میں تسلی ملی

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

میں نے سونگڑہ میں بھی لکھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں یہ بھی ایک نشان ظاہر ہو گا کہ مولوی سید محمد محسن صاحب انشاء اللہ اس بیماری سے شفایاب ہوں گے اور اس وجہ سے جماعت احمدیہ کو خوشی اور مخالفین کے گھر میں ماتم بپا ہو گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مولوی صاحب موصوف کو شفاء عطا فرمائی اور

اس بیماری سے صحتیاب ہو کر وہ کئی سال زندہ رہے۔ اور جماعت احمدیہ سورو کی ترقی اور مخالفین کا تذلیل اور ان کے ماتم کو انہوں نے بچشم خود دیکھا۔

بالآخر قارئین بدر سے میری درخواست ہے کہ جماعت احمدیہ سورو کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اس جماعت کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ بھدرک بھی دعاؤں کی مستحق ہے۔ بھدرک سورو سے ۱۸-۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت کے رنگ بھی نرالے ہوتے ہیں۔ سورو کے احباب کی مدد کے لئے اللہ تعالےٰ نے بھدرک کی جماعت کے احمدی دوستوں میں ایک عجیب روح پیدا کر دی۔ اور انہوں نے والہانہ رنگ میں ہر نہج پر ان کے ساتھ تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

اسی طرح احباب مکرم مولوی سید محمد محسن صاحب مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے بھی دعا فرمائیں اور ان کی اولاد کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں اپنے والد بزرگوار کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور احمدیت کا سچا خادم بنا دے

آمین ثم آمین

## فتح اسلام بقیہ صـ۶

ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کیلئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں"

(فتح اسلام ۱۸۹۰ء)

اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو دین کے لئے ظاہری حملوں و لڑائیوں سے روک دیا گیا ہے اور ان کی طرف سے دنیا پر روحانی وعقلی طور پر اتمام حجت کر دیا گیا ہے لیکن دنیا نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا اس لئے خدا تعالےٰ نے دوسرے ظاہری حملوں کا ذمہ خود اٹھایا ہے اور ان حملوں سے آپ کو مطلع کیا گیا ہے اور وہ حملے جن کا ذمہ خدا نے اٹھایا ہے طاعون اور ہیضہ انفلوانزا، قحط، طوفان، ارضی وسماوی حوادث، فتن اور جنگیں و زلازل وغیرہ ہیں جو اطلاع کے بعد بڑی شدت سے دنیا میں رونما ہوئے ہیں۔ اور ہمارا ملک ہندوستان بھی ان سے خالی نہیں رہا بلکہ پورے طور پر ان کا شکار بنا ہے اور مزید بنے گا۔ اگرچہ مسلمانوں اور دیگر اہل ہند نے ان باتوں کی پروا نہیں کی۔ مگر اب تو وہ پورے طور پر ان زور آور حملوں کی زد میں ہے۔ ایک وقت آئیگا کہ وہ بیرونی واندرونی حملوں کی آماجگاہ بن جائیگا اور ان زور آور روحانی و ظاہری حملوں کے بعد حق کی طرف رجوع کرے گا۔

# مقدّس کفن کا راز ——— پوپ کی شکست یافتہ ذہنیت

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ مدراس

آجکل علمی طبقہ میں حضرت مسیح ناصری کا صلیبی واقعہ اور حضرت مسیحؑ کے کفن کی چادر جو آپؑ پر صلیب سے اتارے جاتے وقت ڈالی گئی تھی ایک علمی وتحقیقی موضوع بنا ہوا ہے۔ چنانچہ قارئین بدر کی دلچسپی کیلئے ہندوستان کے کثیر الاشاعت اخبار Indian express کے دو اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

مورخہ ۸ر جنوری کے انڈین ایکسپریس بمبئی میں Holy Shroud Secret کے عنوان سے جو خبر شائع ہوئی ہے یہ ہے:۔

"مقدّس کفن کا راز"

تیورن (اٹلی) ۷ر جنوری

مقدس کفن Linen کی ایک چادر ہے جس میں یسوع مسیح کو لپیٹا گیا تھا۔ اور اس وجہ سے واجب التعظیم سمجھی جاتی ہے۔ کل یہاں پتہ چلا ہے کہ پچھلے موسم گرما میں چھتیس سال سال میں پہلی مرتبہ اس کفن پر سائنسدانوں نے تحقیقات کی تھیں۔ ایک ویٹیکن عہدیدار نے ان خبروں کو "بیہودہ افواہیں" قرار دیا ہے جن میں کفن کو تلف کرنے کا اندیشہ ظاہر کیا گیا تھا۔ اس انکشاف کے معاً بعد مندرجہ بالا خبر کا انکشاف ہوا

ایک Swiss Foundation نے گزشتہ سال کے دوران کہا تھا کہ ویٹیکن اس کفن کو "تلف کرنے کی فکر میں ہے۔

The International Foundation for the holy shroud کا کہنا ہے کہ تصویروں کی تحقیقات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر سے اتار لئے جانے پر بھی زندہ تھے۔ کفن پر پڑے ہوئے دھبوں سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔ مذکورہ تنظیم کا کہنا ہے کہ مردہ جسم سے خون نہیں نکلتا ہے۔ اور یسوع مسیح کے جسم کو چادر میں لپیٹنے سے قبل صاف کیا گیا تھا۔ اس بات کی تصدیق Gospel سے ہوتی ہے۔

اٹالین نیوز ایجنسی ANSA نے کہا ہے کہ کفن کی تحقیقات چند سائنسدانوں نے نہایت پوشیدہ طور سے کی تھی۔ سائنسدانوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کفن اب تک اچھی حالت میں ہے اور حفاظت کے ساتھ ہے۔"

۲- مورخہ ۱۳ر مارچ کا دی انڈین ایکسپریس لکھتا ہے:۔

زیوریچ۔ ۱۲ر مارچ - ایک بین الاقوامی تنظیم نے ویٹیکن Vatican پر کل یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے "رات کے چوروں کی طرح" ایک ایسی تحقیق کی پردہ پوشی کی ہے جس سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ حضرت مسیحؑ کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی تھی۔ زیوریچ میں قائم شدہ International Foundation for the holy shroud کی تنظیم نے جو اس مسئلہ کو ثابت کرنا چاہتی ہے یہاں اپنے ایک اعلامیہ میں مندرجہ بالا الزام لگایا ہے۔ اس تنظیم کا یہ عقیدہ ہے کہ کفن مسیح پر پڑے ہوئے دھبے یہ ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح کے صلیب پر سے اتارے جانے پر گو ان کی سانس نہیں چل رہی تھی لیکن حرکت قلب بدستور جاری تھی۔ تنظیم کا یہ الزام ہے کہ جنوری میں ویٹیکن حلقوں میں اس کفن کو تلف کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس ڈر سے کہ وفات مسیح کے بارے میں موجودہ تحقیقات رومن کیتھولک فرقہ کے ایک بنیادی عقیدے کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔

اعلامیہ میں لکھا گیا ہے کہ پچھلے ۲۰ر جون کو ویٹیکن کے نائب سیکرٹری Mr Mausignor Annibal Buginim نے کہا تھا کہ کفن کے مسئلہ کو زیرِ غور لانے کا ویٹیکن کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ کفن اس وقت ٹیورن (Turin) میں ہے۔ لیکن اس سال ۷ر جنوری کو اعلامیہ لکھتا ہے کہ تیورن کے Curia نے بتلایا تھا کہ پچھلے سال ۱۶ر اور ۱۸ر جون کے درمیان صندوقچہ کھولا گیا تھا اور کفن پر تحقیقات کی گئی تھیں۔

اعلامیہ آگے لکھتا ہے کہ یہ دیدہ دانستہ فریب تھا اور سوال کرتا ہے کہ

"اس معاملہ میں چرچ "رات کے چوروں" جیسا رویہ کیوں اختیار کرتا ہے؟"

۳- اسی تاریخ یعنی ۱۳ر مارچ ۱۹۷۲ء کے ایک اور اخبار Free Press Journal نے بھی مندرجہ بالا خبر Did Jesus die on the cross? (کیا مسیح کی وفات صلیب پر ہوئی تھی؟) شائع ہوئی تھی۔

۴- مذکورہ بالا اقتباسات کے بعد ایک اور خبر دلچسپی سے خالی نہیں مورخہ ۱۸ر مارچ ۱۹۷۲ء کے Free Press Journal میں Popes retirement by 72 predicated یعنی پوپ کی کنارہ کشی ۱۹۷۲ء تک - ایک پیشگوئی کے زیرِ عنوان مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے:۔

نیویارک ۱۷ر مارچ (یو این آئی)

Life رسالہ کے تازہ ترین شمارہ میں پیشگوئی کی ہے کہ پوپ پال ششم کیتھولک چرچ کے سربراہ کے عہدہ سے ستمبر ۱۹۷۲ء تک کنارہ کشی اختیار کر لیں گے۔ پوپ کی کنارہ کشی کی افواہوں میں اپنی آواز بھی شامل کرتے ہوئے ہفت روزہ آگے لکھتا ہے کہ ۲۶ر ستمبر ۱۹۷۲ء کو پال کی ۷۵ ویں سالگرہ ہوگی۔ یعنی وہ عمر جو خود پال کیتھولک پادریوں کے پنشن یافتہ ہونے کے لئے موزوں سمجھتے ہیں۔

پھر بھی "لائف" اس بات پر زور دیتا ہے کہ پوپ کی کنارہ کشی محض عمر کی بناء پر نہیں ہوگی بلکہ اس لئے کہ وہ دن بدن زیادہ سے زیادہ شکست یافتہ انسان کی ذہنیت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔"

۵- ان خبروں کے ملاحظہ کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بھی ملاحظہ ہو:

"اس پیشگوئی میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائینگے جن کے ذریعہ صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائیگی تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے جو علمی اور استدلالی رنگ میں دنیا میں ظاہر ہوں گے"

"پس ضرور تھا کہ آسمان ان امور اور ان شہادتوں اور ان قطعی اور یقینی ثبوتوں کو ظاہر نہ کرتا جب تک مسیح موعود دنیا میں نہ آتا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اور اب سمجھو وہ موعود ظاہر ہوا ہر ایک کی آنکھ کھلے گی اور غور کرنے والے غور کریں گے کیونکہ خدا کا مسیح آگیا ...... اب ہر ایک سعید روح کو فہم عطا کیا جائیگا اور ہر ایک رشید کو عقل دی جائے گی [illegible] جیسا آسمان میں چمکتی ہے وہ ضرور زمین کو بھی منور کرتی ہے [illegible] وہ جو اس روشنی سے [illegible] مسیح [illegible]

# وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت وصیت سے ایک ماہ کے اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو اطلاع دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

**وصیت نمبر ۱۳۷۳۹** - منکہ سید مسعود عالم ولد مکرم سید عاشق حسین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر بتیس ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی۔ ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار انڈیا لقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۵ ۱۸ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میں اپنی ماہوار آمد تنخواہ ساڑھے تین صد روپیہ ماہوار کے دسویں حصہ کی کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ لیکن میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد مسعود عالم موصی بی۔ڈی۔او P.O. Belhar Distt Bhagalpur (Bihar) گواہ شد سید عاشق حسین والد موصی صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی۔ گواہ شد سید نظام الدین ولد مکرم سید محمد رمضان علی صاحب سکنہ خانپور ملکی۔ کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان نزیل خانپور ملکی

**وصیت نمبر ۱۳۷۷۱** - منکہ محمد الیاس ولد مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد۔ ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد آندھرا لقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۵ ۶ ۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے بلکہ اپنے دوسرے بھائیوں بہنوں اور والدہ کے ساتھ مشترک ہے۔ جب یہ جائداد تقسیم ہوگی میں دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دے دوں گا۔ میری ماہوار تنخواہ اس وقت مبلغ دو سو روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی موجودہ اور آئندہ ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ اور تقسیم جائداد ہونے پر جائداد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد الیاس موصی گواہ شد محمد ادریس ولد مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل مرحوم ساکن یادگیر ۱۵ ۶ ۶۹ گواہ شد محمد رفعت اللہ غوری ولد مولوی محمد اسماعیل صاحب غوری سکنہ یادگیر سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ یادگیر ۱۵ ۶ ۶۹

**وصیت نمبر ۱۳۷۸۲** - منکہ بیگم جان زوجہ عبد الحمید صاحب ٹاک قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن یاڑی پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع اننت ناگ کشمیر لقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۱ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:- زیورات نقرئی وزنی ستر تولے قیمت ۲۱۰ روپے نقد رقم ۳۷۲ روپے۔ مہر بذمہ شوہر دو صد روپیہ کل میزان ۷۸۲ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور ان شاء اللہ تعالےٰ بہت جلد اس کی ادائیگی کروں گی۔

میری وفات کے بعد مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ بھی اگر میری اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اگر میں اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دوں گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ عکس انگوٹھا دست راست بیگم جان زوجہ عبد الحمید صاحب ٹاک یاڑی پورہ کشمیر گواہ شد عبد المجید ٹاک شوہر موصیہ گواہ شد عبد السلام ٹاک گواہ شد حکیم میر غلام محمد صدر جماعت احمدیہ یاڑی پورہ۔

**وصیت نمبر ۱۳۷۹۰** - منکہ شاہدہ خاتون روشن آرا زوجہ سید مذکر الدین صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر اکتیس سال پیدائشی احمدی ساکن کانپور ڈاکخانہ کوکڑ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ لقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ر مارچ ۱۹۷۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

۱۔ میری جائداد حسب ذیل ہے نا حق مہر جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے ۲۰۰۰ روپیہ
۲۔ طلائی زیورات (الف) طلائی ہار وزن دو تولہ ۲ ۱/۲ ماشہ قیمت ۴۵۰ روپیہ (ب) طلائی انگشتری ۲ ۱/۲ ماشہ قیمت ۵۵ روپیہ (ج) کان کا پھول طلائی قیمت ۵۰ روپیہ (د) رسٹ واچ ایک عدد ۱۴۰ روپیہ ۴۔ ریڈیو ۲۵۰ روپیہ ۵۔ زمین ۱۴۰ ڈسمل قیمت ۱۰۰۰ روپیہ ۶۔ زمین ورثہ ۸۰ ڈسمل ۱۰۰۰ روپیہ۔ کل جائداد ۴۹۱۵ روپیہ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ سیدہ شاہدہ خاتون روشن آرا گواہ شد سید مذکر الدین احمد شوہر موصیہ۔ گواہ شد سید منیر احمد

میں تصدیق کرتا ہوں کہ دو ہزار روپے حق مہر کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ دو صد روپے ادا کرنے کا میں ذمہ دار ہوں سید مذکر الدین احمد

# آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران بدر کا چندہ ماہ ظہور ۱۳۴۹ ہش (اگست ۱۹۷۰ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس روپے بھجوا کر ممنون فرماویں تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد ان کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیش نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرماویں گے ان احباب کو بذریعہ خط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔ مینیجر بدر قادیان

| نمبر خریداری | اسمائے خریداران | نمبر خریداری | اسمائے خریداران |
|---|---|---|---|
| ۱۰۱۵ | مکرم مرزا شبیر علی بیگ صاحب | ۱۳۲۰ | مکرم ڈاکٹر محمد عارف خاں صاحب |
| ۱۰۵۹ | " سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی | ۱۳۳۰ | " بابو عبد الکریم صاحب |
| ۱۰۸۳ | " اے اے چکوڈی صاحب | ۱۳۶۷ | " ایم اے رشید صاحب |
| ۱۱۶۱ | " محمد وسیم خاں صاحب | ۱۵۰۱ | " جمشید احمد خاں صاحب |
| ۱۱۸۰ | " بشیر الدین صاحب | ۱۶۰۴ | " غلام محمود علی صاحب |
| ۱۲۱۴ | " بشیر محمد خاں صاحب | ۱۶۴۰ | " اے سی کنہی موئے صاحب |
| ۱۲۱۵ | " عبد الحی صاحب | ۱۶۵۱ | " سید اقبال پاشا صاحب |
| ۱۲۲۳ | " ایم اسماعیل صاحب | ۱۶۵۸ | " محمد صادق صاحب |
| ۱۲۴۳ | " راشد محمود خاں صاحب | ۱۶۶۰ | " مولوی عبد السلام صاحب |
| ۱۲۴۵ | " ناصر احمد صاحب | ۱۶۶۴ | " مولوی شاہد اللہ صاحب |
| ۱۲۴۹ | " خان بہادر صاحب خاں صاحب | ۱۶۶۵ | " مولوی غلام کبریا صاحب |
| ۱۲۶۹ | " سید علام الدین صاحب قادری | ۱۶۸۹ | " سید برہان الدین صاحب |
| ۱۲۸۱ | " بے عابد حسین صاحب | ۱۷۵۴ | " محمد اکرم صاحب جاوید |
| ۱۲۸۲ | " مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر | ۱۸۷۲ | مکرمہ بیگم صاحبہ فاضل الدین صاحب |
| ۱۳۰۷ | " ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب | ۱۸۷۳ | مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب |

# درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ڈاکٹر غلام نبی صاحب جبہ کی والدہ (اہلیہ محترم بابو غلام رسول صاحب مرحوم) کی دونوں آنکھوں کا اپریشن مورخہ ۲ر جون کو ہوا تھا۔ جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ بینائی میں ابھی کسی قدر ضعف ہے اور جسم میں کمزوری بھی محسوس ہو رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے ۔۔۔ خاکسار کی والدہ محترمہ بھی ایک عرصہ سے بیمار ہیں ان کی کامل شفا یابی کے لئے بھی خصوصی دعاؤں کا ملتجی ہوں۔ خاکسار بشارت احمد مبلغ سلسلہ

۲۔ مکرم مظفر خاں صاحب بنگالی (اڑیسہ) کے والد مکرم ستار خاں صاحب مرحوم گزشتہ دنوں بجلی کے حادثہ سے وفات پا گئے مکرم مظفر خاں صاحب نے اعانت بدر میں پانچ روپے ادا کر کے درخواست کی ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین خود مکرم مظفر خاں صاحب کے لئے کسی ملازمت کے حصول میں کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ خاکسار فتح محمد گجراتی درویش قادیان

## اسلام و وراثۂ فلسطین

# فلسطین پر مسلمانوں کے دائمی غلبہ کی بشارات

## آخری گزارش

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

آخر میں ہم اس امر کی بھی وضاحت کر دینا چاہتے ہیں، کہ اسلام ساری دنیا کی بھلائی کے لئے آیا ہے۔ وہ سلامتی و امن کا مذہب ہے وہ کسی کا دشمن نہیں۔ وہ سب اقوام عالم اور ان کے افراد کو بھائی بھائی بنا کر متحد کرنا چاہتا ہے۔ وہ کسی کے دعویٰ دولت کا خواہاں نہیں۔ بلکہ وہ اس تمام کائنات میں سب کو شریک بناتا اور سب کے حقوق قائم کرتا ہے۔ اس کے سامنے یہود، بنی اسرائیل اور عیسائی اور مشرک و ہنود سبھی قومیں ہیں۔ وہ سب کو خدا کی برکات میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ان برکات میں شمولیت کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ جب تک کوئی قوم ان شرائط پر قائم نہیں ہوتی اس وقت تک وہ ان برکات سے حقیقی رنگ میں مستفید نہیں ہو سکتی۔ ان سب اقوام کو دعوت دیکر اسلام نے ان برکات میں شریک ہونے کے لئے بلایا ہے۔ جو لوگ یا قوم اپنی نادانی سے غلط طریق اختیار کر لیتی ہے اور اس کے راستہ میں کھڑی ہو کر اپنے آپ کو نہ صرف محروم کر لیتی ہے بلکہ دوسروں کو بھی ان سے روکتی ہے وہ یقیناً اس وقت تک ان برکات سے حصہ نہیں پا سکتی جو خدا کی طرف سے مقدر ہیں۔ اسرائیل کے لئے بھی اسلام اپنی برکات کو پیش کرتا ہے جو دوسروں کے لئے پیش کرتا ہے۔ اس لئے اسرائیل سے اسے کوئی عداوت نہیں اور نہ کینہ ہے۔ ہاں جو شرارتیں اس نے خدا کے نبیوں سے کی ہیں یا گستاخیاں اس سے سرزد ہوئی ہیں اور جو ناشکریاں خدا کے انعامات و نعمتوں کی اس کی طرف سے ظاہر ہوئی ہیں ان کی وجہ سے خدا ان سے ناراض ہے اور اسی ناراضگی کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ ابراہیمی ابدی عہد سے وہ محروم ہو گئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ان میں سے نبیوں کا سلسلہ بند کر کے بنی اسماعیل میں جاری فرما دیا ہے۔ مگر اس کے باوجود ان کے لئے کلیتہً راستہ بند نہیں کیا بلکہ برکات پانے کا راستہ کھلا رکھا ہے اور ان کو موقع دیا ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو قبول کر کے پھر سے وہی انعامات حاصل کریں جو پہلے وہ حاصل کرتے رہے ہیں نیز اس نے ان کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے واسطہ سے ان سے وہی ابدی عہد از سر نو باندھا ہے اور فرمایا ہے کہ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ۔ کہ تم میرے عہد پورے کرو تو پھر میں بھی اپنا عہد پورا کروں گا۔ اگر وہ اس نئے عہد کو قبول کر لیں تو ان کو وہی برکات پھر مل سکتی ہیں۔ اور حسب ضرورت ان میں سے بھی اللہ تعالیٰ نبی کھڑا کر سکتا ہے۔ اور فلسطین ان کو حقیقی رنگ میں مل سکتا ہے۔ اور ان کے لئے بابرکت ہو سکتا ہے ورنہ جب تک وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو دور کرنے کے لئے اپنی اصلاح نہ کر لیں اور اپنا رویّہ نہ بدلیں ان کو ملک فلسطین کا حاصل کر لینا کبھی بھی مفید نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے وہ ان کی سر دردی کا باعث رہے گا۔ جس یروشلم نے نبیوں سے بدسلوکی کی ہے اور ان کو قتل کیا ہے وہ اسرائیل کے لئے مبارک نہیں ہو سکتا۔ فلسطین صرف اسی صورت میں ان کے لئے مبارک ہو سکتا ہے جبکہ وہ خدا کی ناراضگی کو دور کریں۔ خدا کے نبیوں پر ایمان لاویں۔ مسیح اوّل اور آنحضرت صلعم اور مسیح ثانی کو قبول کر کے راہِ راست پر آجاویں۔ اس کے بغیر فلسطین کا ملک ان کے لئے وبالِ جان رہے گا۔ اور یہی بات مسلمانوں کو بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ وہ ہزار کوشش اس بات کیلئے کریں کہ موجودہ حالت میں ان کو فلسطین مل جائے تو یہ ناممکن ہے۔ اور اگر بالفرض ان کو مل بھی جائے تو وہ ان کے لئے کسی صورت میں بھی بابرکت و مفید نہیں ہو سکتا۔ وہ اس کی برکات سے اسی طرح محروم رہیں گے جس طرح اب وہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی برکات روحانیہ سے محروم ہو چکے ہیں۔ حالانکہ یہ موخر الذکر مقدس و بابرکت مقامات ان کے قبضہ میں موجود ہیں۔ مگر ان کا دودھ ان کے لئے خشک ہو چکا ہے وہ اسلامی برکات سے سراسر محروم ہو چکے ہیں پس اسرائیل اور مسلمانوں کے لئے فلسطین سے استفادہ کا موقع موجود ہے۔ دروازے کھلے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والوں کو قبول کر کے ان سے مستفید ہوں پھر فلسطین کا مسئلہ دونوں کے لئے حل ہو جائے گا۔ جب وہ سب مل کر بھائی بھائی بن جائیں تو فلسطین سب کا ہو گا۔ اور کوئی اس سے محروم نہ رہے گا۔ اس وقت اس کی برکات سے بھی سب کو حصہ ملے گا ورنہ وہ دونوں کے لئے باعث ہلاکت ثابت ہو گا۔ اور دونوں قومیں اس کے لئے سر پھوڑتی رہیں گی اور حاصل کچھ نہ ہو گا۔ یہی خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے جس نے اپنا رسول بھیج دیا ہے اور اسی کے ذریعہ سے فلسطین پھر دوبارہ مبارک ہو گا۔ اب تو دونوں قومیں اپنے کردار میں ایک دوسرے کی مثیل ہیں۔ ایک دوسرے سے چھینا جھپٹی ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ فلسطین مسلمانوں کے پاس آجائے یا اسرائیل کے پاس ہی رہے اس کی حیثیت دونوں کے لئے یکساں ہے۔ دونوں ہی اس کی حقیقی برکات و فیوض سے قطعی طور پر محروم ہیں اور اس وقت تک محروم رہیں گے جب تک کہ وہ خدا کی ناراضگی کو دور نہیں کرتے۔ فلسطین کی برکات کا دروازہ دونوں کے لئے کھلا ہے اس لئے ان سے مستفید ہونے کے لئے دونوں کو اپنا رویہ بدلنا چاہیئے اور خدا کی مرضی کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال کر سلامتی و امن کی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ اس طرح دین و دنیا میں دونوں کا بھلا ہو گا ورنہ وہ دونوں دنیا کے لئے تماشا بنے رہیں گے یہود سینکڑوں سال سے تباہ حال چلے آئے ہیں اور مسلمانوں پر بھی وہی تباہی اب مسلّط ہو گئی ہے اس لئے دونوں کو باہم صلح کی اشد ضرورت ہے تا وہ دونوں مبارک فلسطین سے برکات کا حصہ پا سکیں۔

آخر میں یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ اسلام آخری مذہب آچکا ہے جو عالمگیر ہے۔ اور مکہ معظمہ سب اقوام عالم کا مرکز قرار پا چکا ہے۔ یروشلم کی مرکزیت ختم ہو چکی ہے اب مکہ ہی ساری دنیا اور فلسطین کے لئے مرکز ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کے ذریعہ سے مقدر کیا تھا۔ سو وہ زمانہ اب آنے والا ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے مقدس نبی مسیح موعود کے ذریعہ سے یہ مقصد کامل طور پر پورا ہو گا۔ اور مسلمانوں کے علاوہ باقی سب اقوام اور اسرائیل بھی مکہ معظمہ ہی کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی برکات پا لیں گے، اور اس کے تحت آ کر فلسطین کی برکات سے حصہ پانا بھی ممکن ہو گا پس دونوں کو چاہیئے کہ وہ فلسطین پر لڑنے کی بجائے اپنے خدا کی طرف متوجہ ہوں اور اس کی رضا کی راہوں پر چلنے کی کوشش کریں۔ اس کے بغیر نہ فلسطین کسی کے کام آئے گا اور نہ مکہ معظمہ کسی کو کچھ فائدہ پہنچائے گا۔ اور یہی جماعت احمدیہ کے لئے بھی ایک عظیم الشان سبق ہے جو اسے ہمیشہ یاد رکھنا ضروری ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی حقیقی ہمدردی دونوں کے ساتھ ہے اور وہ دونوں کے لئے دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کی آنکھیں کھولے اور ان کو بدامنی و ذلت و خواری کی راہوں سے ہٹا کر اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ دونوں میں حقیقی صلح پیدا کر دے۔ اور دونوں کو بھائی بھائی بنا کر ایک ہی معاشرہ کا حصہ بنا دے اور ہمیشہ کی لڑائی ختم کر کے دونوں کو حقیقی امن کا گہوارہ بنا دے اور دونوں کو موقع دے کہ وہ اس کے نبیوں و رسولوں کو قبول کر کے اس کی رضامندی کو حاصل کریں اور حقیقی و دائمی راحت و سکون پانے کے قابل ہو جائیں اور اس طرح اسلام و احمدیت کا دنیا میں بول بالا ہو اور انسانی زندگی کا حقیقی مقصدِ وحید بنی نوع انسان کو حاصل ہو آمین۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے یہی سبق و پیغام صلح کا مسلمانوں و ہنود کو دیا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ ان کو چاہیئے کہ وہ باہم صلح کر لیں اور یہی پیغام مسلمانوں و اسرائیل کے لئے ہماری طرف سے ہے۔ مگر ضرور ہے کہ تقدیر کے نوشتے بھی پورے ہوں۔ اور وہ زلازل بھی اپنا رنگ دکھائیں۔ ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے بعد خدا تعالیٰ منتخبین عباد اللہ الصالحین کو [illegible] دلائے گا۔ اور یہ وراثت ان کا دائمی ہو گا۔

## درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کے سسرال میں یکے بعد دیگرے کئی اموات ہو گئی ہیں۔ مقامی طور پر اور بھی بہت سی مشکلات و پریشانیاں لاحق ہیں جن کے ازالہ اور تلافی مافات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبدالستار خان بنگال

۲۔ مکرم ماما محمد اسماعیل صاحب درویش جو معمر بھی ہیں اور ٹی بی کے پرانے مریض ہیں ان دنوں مرض میں شدت پیدا ہو جانے سے تکلیف میں ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

۳۔ مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب درویش جو رعشہ کے مریض ہیں اور اپنے ہاتھ سے کھانا بھی نہیں کھا سکتے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

# مبلغین کرام کے تبادلے

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کا تبادلہ کلکتہ سے بمبئی۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کا تبادلہ بنگلور سے کلکتہ۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل کا تبادلہ بمبئی سے مدراس۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل کا تبادلہ مظفر پور سے حیدر آباد کیا گیا ہے۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب اپنے نئے ہیڈ کوارٹروں میں پہنچ چکے ہیں۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل ستمبر تک بطور انچارج تبلیغ کشمیر میں متعین ہیں۔ اکتوبر میں اپنے نئے ہیڈ کوارٹر حیدر آباد میں منتقل ہو جائیں گے۔

احباب کی اطلاع کے لئے ان کے پتے درج ذیل ہیں تاکہ خط و کتابت میں سہولت رہے۔

(۱) Moulvi Sharif Ahmad Sahib Amini
"ALHAQ" BUILDING
17-Club Back Road
BOMBAY-8

(۲) Moulvi Hakim Mohammad Din Sahib
Ahmadiyya Muslim Mission
205-NEW PARK STREET,
CALCUTTA-17

(۳) Moulvi Mohammad Umar Sahib,
Ahmadiyya Muslim Mission
52-APPU MUDALI STREET
MADRAS-4

(۴) Moulvi Abdul Haq Sahib Fazal
Ahmadiyya Masjid
Near I.G.P. Office
SRINAGAR
(Kashmir)

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

# منظوری عہدیداران برائے سال ۵۰-۱۳۴۹ھ ش
## ۷۱-۱۹۷۰ء

## جماعت احمدیہ بمبئی

(۱) صدر جماعت احمدیہ بمبئی ______ مکرم محمد سلیمان صاحب بی۔ اے
(۲) نائب صدر ______ " بشیر محمد خان صاحب
(۳) سیکرٹری مال ______ " بی۔ عبدالرزاق صاحب
(۴) سیکرٹری تبلیغ و تربیت و تعلیم ______ " عبدالحمید صاحب۔
(۵) سیکرٹری امور عامہ ______ " وی۔ کے محی الدین صاحب
(۶) سیکرٹری لوکل فنڈ ______ " ٹی۔ کے سیارہ صاحب

## جماعت احمدیہ کنی پورہ (کشمیر)

(۱) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ______ مکرم غلام نبی صاحب ڈار

باقی عہدیداران بدستور سابق۔

## جماعت احمدیہ کوڈیا تھور (کیرالہ)

سیکرٹری مال ______ مکرم کے۔ پی۔ محمد صاحب

باقی عہدیداران بدستور سابق۔

ناظر اعلیٰ قادیان

# حصول رضائے الٰہی

چندہ تحریک جدید کے تعلق میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"ایک عظیم الشان جنگ ہے جو شیطان سے لڑی جانیوالی ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں گے۔ جو لوگ حصہ نہیں لیں گے وہ اپنے اعراض سے خدا تعالیٰ کے کام کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے کیونکہ یہ کام خدا کا ہے اور اس نے بہر حال ہو کر رہنا ہے۔"

قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

وکیل المال تحریک جدید قادیان


پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبرز { 23-1652 / 23-5222 }

تار کا پتہ:- { "Autocentre" }



سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام دفاع۔ ریلوے۔ پولیس۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجنیئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہوسکتی ہیں!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

افس و فیکٹری: ۱۰۔ پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۳۲۲۷-۴۴
شو روم: ۱۳/۱ بی ٹرجیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۰۱۴۰-۴۴
تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ "GLOBE EXPORT"


# اعلان نکاح

حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب امیر مقامی قادیان نے ۲۴ ماہ رواں کو مسجد مبارک میں بعد نماز عصر عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مکرم حکیم عبدالرحیم صاحب ملکانہ مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم ذکاء اللہ صاحب پسر حضرت مولوی نیاز محمد صاحب مرحوم ساکن ملتان بعوض تین ہزار روپیہ پڑھا۔ احباب اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار
محمد عبداللہ درویش کارکن دعوۃ و تبلیغ
قادیان۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے